جوانی کو ضائع کرنے کے نقصانات

پسند فرمودہ: مرشدی عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

مؤلف: مولانا محمد ارسلان بن اختر میمن

تائید: مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ العالی

جوانی کو ضائع کرنے کے نقصانات

پسند فرمودہ: مرشدی عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

مؤلف: محمد ارسلان بن اختر میمن

تلمیذ: مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ العالی

نام کتاب: جوانی کو ضائع کرنے کے نقصانات

مولف: محمد ارسلان بن اختر

سن اشاعت: مئی ۲۰۰۳

باہتمام: ارسلان بن اختر — قیمت: 40 روپے

ناشر: مکتبہ ارسلان اسٹوڈنٹ بازار فرسٹ فلور دکان نمبر F9، اردو بازار، کراچی Ph: 0333-2103655

اسٹاکسٹ

نفیس اکیڈمی (پبلشرز اینڈ پرنٹرز) قصر مریم، گوالی لین نمبر 3، نزد مسجد مقدس، اردو بازار کراچی۔ فون: #7722080 (021)

E-mail: nafeesacademy@hotmail.com.

ملنے کا پتہ

کراچی

1) مکتبہ بخاری لیاری کراچی
2) دارالاشاعت اردو بازار کراچی
3) نور محمد کارخانہ کتب آرام باغ
4) علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی
5) فضلی سنز اردو بازار کراچی
6) اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن
7) مکتبہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی
8) اقبال بک سینٹر (اقبال نعمانی) صدر
9) کتب خانہ مظہری گلشن اقبال
10) قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

لاہور

11) مکتبہ رحمانیہ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور
12) ادارہ اسلامیات انارکلی بازار لاہور
13) مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
14) شمع بک ایجنسی اردو بازار
15) حذیفہ اکیڈمی اردو بازار

راولپنڈی

16) فیصل بک لینڈ سٹی پلازہ راولپنڈی
17) کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی

حیدر آباد

18) حاجی امداد اللہ اکیڈمی جیل روڈ
19) قاضی بک سینٹر اردو بازار

ملتان

20) ادارہ تالیفات اشرفیہ اشرفیہ منزل

پشاور

21) مکتبہ بیت القرآن صدف پلازہ

کوئٹہ

22) مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

فہرست مضامین

پسند فرمودہ

مرشدی و مولائی

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ **حکیم محمد اختر** صاحب دامت برکاتہم

مجھے امید قوی ہے کہ یہ کتاب اور موصوف کی دیگر کتابوں کا مطالعہ امتِ مسلمہ کے لئے معرفت اور محبتِ خداوندی کے حصول میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔

دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ موصوف کی تصنیف اور تالیف کردہ کتابوں کو امت مسلمہ کے لئے نہایت مفید بنا کر قارئین اور معاونین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین)

العارض:

(عارف باللہ حضرت مولانا شاہ) **حکیم محمد اختر** عفا اللہ تعالیٰ عنہ

عرض مؤلف

موجودہ دور میں کچھ بیماریاں ایسی ہیں جو دیمک کی طرح امت محمدیہ ﷺ کے اخلاق و کردار کو کھاتی جارہی ہیں ان بیماریوں میں ایک بیماری مشت زنی بھی ہے۔ یہ بیماری موجودہ دور میں اتنی عام ہو چکی ہے کہ اب لوگ اسکو گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ قرآن مجید و احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مشت زنی حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس وقت نوجوان نسل کا ۹۹ فیصد طبقہ اس بیماری اور گناہ میں ملوث ہے۔

اس گناہ میں امت کی اکثریت کیوں ملوث ہے؟ اس کی بہت سی وجوہات ہیں جو کہ بندہ اس کتاب میں لکھ چکا ہے۔ ان وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عموماً اہل علم اور مربی اس گناہ کی مذمت اور نقصانات کو بیان ہی نہیں کرتے ہیں۔ اس وجہ سے اس موضوع پر بندہ کو ایک بھی ایسی کتاب نہیں ملی جس میں مشت زنی کی مذمت کو قرآن مجید و احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہو۔

لہٰذا اس وجہ سے بندہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کوئی ایسی کتاب لکھی جائے جس میں مشت زنی کی مذمت اور نقصانات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہو۔ یہ ناکارہ اپنے مالک کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے کہ اُس نے اِس عاجز کو اِس نازک اور پیچیدہ موضوع پر کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی! مجھے امید قوی ہے کہ یہ کتاب نوجوان نسل کیلئے تاریکی میں ایک روشن چراغ ثابت ہوگی۔

جن احباب کو اس کتاب سے فائدہ ہو ان سے گذارش ہے کہ وہ اس ناکارہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

العارض:

ارسلان بن اختر

(کان اللہ لہٗ عوضا عن کل شئ)

جوانی کی اہمیت

جوانی کی ابتداء

لڑکے کی جوانی شریعت میں مختلف علامتوں سے پہچانی جاتی ہے۔ احتلام کا ہو جانا یا اس سے کسی عورت کا حمل ٹھرنا یا شہوت کے ساتھ انزال ہو جانا، لیکن اگر اس طرح کی کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال پورے ہونے پر شریعت میں بالغ شمار ہوتا ہے۔

لڑکی کے بلوغ کی علامت حیض کا آنا یا احتلام ہو جانا یا حمل ٹھہرنا یا بیداری میں شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا اور کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال پر بالغہ شمار ہو گی۔

بالغ ہونے کے بعد وہ دونوں احکامِ شرعیہ کے مکلّف ہو جاتے ہیں۔ نماز روزہ اور دیگر احکام ان پر فرض ہو جاتے ہیں۔ اب اگر غفلت یا نادانی کی وجہ سے ان کے ادا کرنے میں کوتاہی کرے گا تو اس کی قضاء اور تلافی کرنا ضروری ہو گی!

بالغ ہونے سے پہلے بچہ اپنے ماں باپ کے تابع تھا، شریعت کی طرف سے اس پر کوئی چیز فرض نہیں تھی مگر اب بالغ ہونے کے بعد وہ مستقل مرد شمار ہوتا ہے اور شریعت مطہرہ کے تمام احکام اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

جوانی کی امنگیں

عربی زبان میں ایک حکیمانہ جملہ ہے:

الشباب شعبته من الجنون

یعنی جوانی جنون کا ایک حصہ ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ بچے میں جوان ہوتے ہی قسم قسم کے جذبات اور طرح طرح کی امنگیں ابھرنی شروع ہو جاتی ہیں اور ارد گرد کی سوسائٹی اور ملنے جلنے والوں کے

ماحول کے مطابق ان کا ابھار شروع ہوتا ہے۔ نوجوان بچے کے لئے یہ نہایت خطرناک اور اہم موڑ ہے۔

جوانی کی صحیح حفاظت

ماں باپ کو چاہئے کہ بچوں کے جوان ہوتے ہی ان کی خوب دیکھ بھال رکھیں۔ غلط قسم کے ساتھیوں اور دوستوں سے اس کو دور رکھنے کی پوری کوشش کریں۔ اسی طرح سینما، تھیٹر، فلم، ناچ گانوں، ناول اور افسانوں، ننگی تصاویر، اخلاق سوز چیزوں سے پوری طرح بچائیں، نیز عورتوں کے جمگھٹوں اور ان کی محفلوں میں آنے اور نو عمر لڑکیوں کے ساتھ میل جول سے بہت دور رکھیں۔

نوجوانوں کو خود بھی ان تمام باتوں سے بے پناہ احتیاط کرنی چاہئے۔ ورنہ اگر جوانی کی ابتداء ہی میں بگاڑ کی طرف چل پڑا تو پھر اس کو صحیح رخ کی طرف موڑنا پہاڑ سے زیادہ بھاری ہوگا اور عزت کے ختم ہونے کے ساتھ صحت و قوت کے ضائع ہونے کا بھی سخت خطرہ ہے۔ یہی ایک موقع ایسا ہے کہ اس میں بگاڑ مستقبل کی پوری زندگی کو برباد کرنے والا ہے۔

اغلام (لونڈے بازی)، جلق (ہاتھ کی رگڑ کے ذریعے شرم گاہ سے منی نکالنا) اور اس طرح کی گندی عادتیں پڑ کر دین و دنیا دونوں برباد اور صحت ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ بہت سی دفعہ ان خبیث اور لعنتی فعل کو کرنے سے مستقبل میں شادی کے لائق نہیں رہتا۔ اور آہستہ آہستہ مرجھا جانے والے پھول کی طرح اس کی زندگی مردہ ہو جاتی ہے! نیز اس طرح کی غلط عادتوں سے بہت سی مرتبہ سوزاک اور آتشک جیسی مہلک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جس کا علاج بہت ہی دشوار ہے۔ اس لئے پندرہ سال کی عمر سے لے کر بیس بائیس سال کی عمر تک اس کا اہتمام کرنا چاہئے کہ انتہائی پاکیزہ کتابیں اور اچھا لٹریچر دیکھتا رہے اور صالحین کی مجلسوں میں آمد و رفت رکھے۔ اس مدت میں اگر اس نے اپنی صحت و جوانی سنبھال لی تو آئندہ کی پوری زندگی عافیت اور مزے کے ساتھ گزرے گی

اور اس میں غلط صحبتیں ملیں اور بری عادتیں پڑ گئیں تو خطرہ ہے کہ موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور جینا اجیرن ہو جائے گا۔

ان کے بستر الگ کر دو!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تمھارے بچے سات سال کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو، اور جب وہ دس سال کے ہو جاویں، تو (نماز نہ پڑھنے پر) انہیں سزا دو، اور ان کے بستروں کو علیحدہ کر دو۔" (ابو داؤد، حدیث حسن ہے)

دسویں سال میں بچوں کے بستر علیحدہ کر دینا اہم اسلامی آداب میں سے ہے۔ لیکن افسوس بہتیرے اس سے غفلت برتتے ہیں۔ ایسے ہی ایک شخص نے میرے سامنے یہ اعتراف کیا کہ اسی قسم کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے وہ اپنی خالہ اور اسکی بیٹی کے ساتھ پھنس گیا۔

علامہ امام ابن حزمؒ کی کتاب "طوق الحمامہ" میں ہے۔ ایک عرب عورت کو اپنے کسی قریبی عزیز کا حمل تھا۔ کسی نے اس سے سوال کیا، تیرے پیٹ (کیسے رہ گیا اس میں کیا ہے؟) اس نے کہا:

"قریب سونے اور دیر تک سرگوشی کرنے کا یہ نتیجہ ہے۔ گویا وہ کہنا چاہتی تھی، کہ یہ المیہ ایک ساتھ بستر پر سونے، قریب قریب رہنے اور عزیزوں کے ساتھ کثرت اختلاط کا نتیجہ ہے۔

اسلام کی عظمت اور اس کے زریں اصولوں کی قدامت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے بچوں کو علیحدہ بستروں پر سلانے کا جو حکم آج سے چودہ سو سال پہلے دیا آج کی ترقی یافتہ میڈیکل سائنس اور جنسیات کے ماہرین نہ صرف اس کو تسلیم کرتے ہیں بلکہ اس پر زور دیتے ہیں، اس کے فوائد گناتے ہیں اور اس پر لاپرواہی برتنے پر برے انجام سے ڈراتے ہیں۔ (تحفۃ العروس)

کتاب "اپنے بچوں کو جنسیات سے آگاہ رکھو" جس کو "انجمنِ معائنہ اطفال امریکہ" نے تیار کیا ہے، میں لکھا ہے ضروری ہے کہ بچوں کو ایک بستر پر نہ سونے دیا

جائے، اور بہتر تو یہ ہے کہ انہیں ایک کمرے میں بھی نہ سلایا جائے، کیونکہ جو بچے متواتر ایک بستر پر سوتے ہیں، ان کے اندر رگڑ (مشت زنی) اور جسمانی ملاپ کا مرض رونما ہوتا ہے، اور رفتہ رفتہ یہ بچے جنسی کھیل کھیلنے لگتے ہیں۔

سونے کے کمرے میں ماں باپ کے ساتھ ساتھ بچوں کا سلانا بھی کسی صورت حکمت اور دانائی سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ بچے بظاہر سوئے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ جاگے ہوتے ہیں۔ دو تین سال کے بچوں کا بھی عام طور پر یہی حال ہے۔ ایسے بچے اپنے ماں باپ کو جنسی ملاپ کی حالت میں (بیدار ہوتے ہی) دیکھ کر ڈر جاتے ہیں، اور اکثر ان کا برا حال ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ رات کی گہری سیاہی بھی انکی آنکھوں پر پردہ نہیں ڈال سکتی ہے۔ اس لئے کہ حرکات و سکنات سے بھی چھوٹے بچوں کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔

اور یہ جو نو خیز بچوں میں جنسی بے راہ روی کے جراثیم سرایت کر جاتے ہیں، اور ابتدا سے ان کی عادتیں بگڑنے لگتی ہیں، ان عوارض کی کڑیوں کو ہم نہایت آسانی کے ساتھ بستر علیحدہ نہ کرنے کی اسی غفلت کے ساتھ جوڑ سکتے ہیں، جس میں بچے ماں باپ کے ساتھ ایک کمرے میں سوتے ہیں اور ان کی حرکتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ جب کہ شریعت اور عقل کی رو سے اس کی سخت ممانعت وارد ہے، اس لئے ماں باپ کو اس سلسلے میں بڑی احتیاط اور پرہیز کی ضرورت ہے۔

جوانی کی حفاظت کس طرح کریں

۱۔ بچے جب باشعور اور سمجھ دار ہو جائیں (جس کی عمر عموماً سات آٹھ سال ہے) تو ان کو الگ الگ بستر پر سلانے کی عادت ڈالئے۔ چاہے وہ محارم یعنی بھائی بہن ہوں۔ ساتھ سونا شرعاً ممنوع ہے۔ نیز اس میں کسی وقت بھی اخلاقی بگاڑ کا اندیشہ ہے پھر غیر محارم کے ساتھ اور بھی احتیاط ضروری ہے۔

۲۔ نو عمر بچوں کے لئے بالکل خلوت اور تنہائی میں (اس طرح کہ اس کے کمرے

میں کوئی دوسرا نہ ہو) رہنا اور سونا بھی اچھا نہیں ورنہ اس سے ذہن میں انتشار پیدا ہوگا جو مختلف خطرات کا باعث ہوگا۔ سب کے ساتھ علیحدہ علیحدہ بستر پر سونا چاہیے۔

۳۔ ابتدائی جوانی میں بدن کی صفائی خصوصاً اعضاء تناسل کی صفائی نہایت ضروری ہے۔ ورنہ میل کچیل جمع ہوگا، کھجلی پیدا ہوگی اور جلدی (کھال کی) بیماریاں پیدا ہوں گی۔ نیز کھجانے سے شہوت و لذت پیدا ہو کر نقصان دہ اثرات ظاہر ہونگے۔ زیرناف بالوں کو صاف کرتے رہنا بھی ضروری ہے۔

۴۔ جوان بچوں کو کسی بھی اچھے کام میں مشغول رکھا جائے، بیکار رکھنا بہت بری بات ہے۔ ایک دانا (عقلمند) نے کہا اور سچ کہا کہ:

"بیکاری بدترین مشغلہ ہے"

اس سے بہت جلد آوارگی پیدا ہوتی ہے۔ عموماً یہی دیکھا گیا ہے جو نوجوان بیکار رہتے ہیں وہ عموماً مشت زنی اور بدفعلی جیسے خطرناک اور خبیث اور لعنتی فعل میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۵۔ برے دوستوں برے ساتھیوں اور بری صحبت سے دور رہنا بہت ضروری ہے بری صحبت سے اچھے بھی بگڑ جاتے ہیں پھر یہ تو نوعمر جوان ہیں۔

۶۔ غلط لٹریچر، افسانے، ناول، عشقیہ قصے کہانیاں، محبت نامے وغیرہ پڑھنا، نفسانی خواہش و میلان کو بھڑکا کر آدمی کو غلط راستے پر لے جاتا ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔

۷۔ اسی طرح سینما، تھیٹر فلمی تصاویر دیکھنا، گانا بجانا، جوان لڑکیوں سے آنکھیں ملانا (بدنگاہی وغیرہ کرنا)، یہ سب باتیں زہر سے کم نہیں۔ اس سے ہر شخص کو، خصوصاً نوجوان کو بچنا بہت ضروری ہے۔

۸۔ اگر مکان میں نوکر چاکر یا نوکرانی اور آیائیں وغیرہ آتی جاتی ہیں تو ان کے اور گھر کے بچوں کے تعلقات پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔ ورنہ بعض مرتبہ وہ

ہنسی مذاق میں تباہ کر دیتے ہیں۔

۹۔ اچھے لوگوں سے میل جول اور اچھی صحبت میں اٹھنے بیٹھنے اور عمدہ دینی لٹریچر پڑھنے کی ترغیب دیتے رہیں۔

قریب البلوغ بچوں کو شرعی مسائل سکھائیں

ہمارے معاشرے کا ایک اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ ماں اور باپ اپنے بچے سے عجیب طرح کی شرم کرتے ہیں اور اس شرم میں ان کو شرعی مسائل تک سے ناواقف رکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ جب بڑے ہو جائیں گے تو خود پتہ چل جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد خصوصاً لڑکے جب بلوغت کی عمر کو پہنچتے ہیں اور اپنے جسم میں کچھ مخصوص تبدیلیاں محسوس کرتے ہیں تو ان تبدیلیوں کی وجہ معلوم کرنے کی خواہاں ہوتے ہیں لیکن باپ، ماں یا بڑے بھائی بہن سے یا استاد سے پوچھنے کی جرات نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اسٹالوں میں بکنے والے گندے لٹریچر اور ہم عمر دوستوں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جس کی وجہ سے (اللہ تعالیٰ نہ کرے) بری عادات میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا پھر کچھ بے مقصد باتیں انکے ذہنوں میں بیٹھ جاتی ہیں۔

لہٰذا ہماری درخواست ہے کہ جیسے ہی آپ محسوس کریں کہ اولاد بالغ ہونے کے قریب ہے تو بچیوں کے لئے خود اور بچوں (لڑکوں) کے لئے ان کے والد صاحب کو تیار کریں کہ وہ انہیں نہایت حکمت سے کچھ ضروری باتیں سمجھا دیں اور کچھ کتب مطالعہ کیلئے انہیں دے دیں۔ مثلاً لڑکیوں کیلئے بہشتی زیور حصہ اول اور لڑکوں کو مسائل غسل تالیف مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب وغیرہ۔

جوانی کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

میرے دوستو! جوانی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اسکی قدر ان جوانوں سے پوچھی جاسکتی ہے جو اپنی جوانی اپنے ہاتھوں تباہ کر چکے ہیں اور اب سوائے افسوس کے وہ کچھ

نہیں کر سکتے۔

اور یہ جوانی ۱۴ برس سے بتیس برس تک ہوتی ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن جوانی کا بھی حساب ہوگا کہ جوانی کہاں صرف کی!

۱ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

خَیْرُ شَابِکُمْ مَنْ تَشَبَّہَ بِکُھُوْلِکُمْ وَشَرُّ کُھُوْلِکُمْ مَنْ تَشَبَّہَ بِشَابِکُمْ

تم میں سے بہتر وہ جوان ہے جو بوڑھوں کے مثل ہو اور بدتر وہ بوڑھا ہے جو جوانوں کے مانند ہو۔

جوان میں یہ صفت ہونی چاہئے کہ وہ اپنے کو بوڑھا سمجھے یعنی موت کے قریب جانے بہت سے بوڑھے ایسے ہیں جنکے سامنے لاکھوں جوان مر چکے ہیں۔

۲ اور حدیث میں ہے:

توبۃ شاب واحد احب الی اللہ تعالی من توبۃ الف شیخ

اللہ کے نزدیک جوان کی توبہ ہزار بوڑھوں کی توبہ سے زیادہ عزیز ہے۔

۳ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جوان کی ایک رکعت بوڑھے کی دس رکعتوں سے افضل ہے اور جوان کی توبہ کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

۴ حدیث میں ہے:

اَحَبُّ التَّوْبَۃِ اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃُ الشَّابِ

جوان کی توبہ اللہ کے نزدیک زائد محبوب ہے۔

۵ احادیث میں آتا ہے کہ ہر روز ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے جوانو! اپنی جوانی ضائع نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔

۶ اِنَّ اللّٰہَ یَبْغَضُ الشَّابَ الْفَارِغَ

اللہ جوان بیکار سے عداوت رکھتا ہے۔

ایک اور روایت میں شَابَ کے مقام پر رَجُلٌ وارد ہے۔

(۷) حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اے جوان میں نے تجھے جوانی دی تاکہ توکام اور توبہ کرے افسوس ہے کہ تو بیکار رہتا ہے اور کفرانِ نعمت کرتا ہے آگاہ ہو جاکہ میں تجھے دوزخ میں اُلٹا لٹکاؤں گا۔

(۸) طُوبیٰ لِلشَّابِ التَّائِب ثُمَّ طُوبیٰ

خوشی ہے جوان تائب کیلئے دنیامیں بھی پھر خوشی ہے عقبیٰ میں۔

یعنی دنیامیں عزیز ہوگا قبر میں عذاب سے نجات پائے گا۔ قیامت کے دن دوزخ سے بچے گا۔

(۹) حدیث میں ہے:

انَّ لِلشَّابِ التَّائِبِ عِندَاللّٰهِ اَجرًا عَظِیماً

جوان تائب کے لئے اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔

(۱۰) اور دوسری حدیث ہے کہ:

اِرْحَمُوْافَاِنَّہٗ شَابٌ لَمْ یُمْلِلُ عُمْرَہٗ

اس پر رحم کرو یہ جوان ہے اس نے اپنی عمر نہیں دیکھی۔

نوٹ: یہ تمام احادیث انیس الواعظین میں سے نقل کی گئی ہیں۔

مشت زنی کی تعریف

☆ مشت زنی کے بہت سے نام ہیں اس کو جلق بھی کہتے ہیں خود لذتی بھی اسی کا دوسرا نام ہے۔ عام فہم زبان میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہاتھ سے عضو رگڑ کر منی گرانا۔

☆ عربی میں اسکو "اسمتنی بالید" کہتے ہیں۔ "انگریزی میں "ماسٹر بیشن" (MASTRUBATION) اور ہینڈ پریکٹس (HAND PRACTICE) بھی کہتے ہیں۔

مشت زنی کی مذمت قرآن کی روشنی میں

(۱) قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ

ایمانداروں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ ان کیلئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ (سورۃ النور، پ ۱۸)

حق تعالیٰ نے اس آیت میں آنکھوں کی حفاظت اور شرمگاہ کی حفاظت کو ساتھ ساتھ بیان فرما کر یہ سبق بھی دیدیا کہ شرمگاہ کی حفاظت آنکھوں کی حفاظت پر موقوف ہے۔ جسنے آنکھوں کی حفاظت کا اہتمام نہ کیا اس کی شرمگاہ کی حفاظت خطرے میں ہے۔

اس آیت میں اللہ نے آنکھ کے ساتھ ساتھ شرم گاہ کی حفاظت کا حکم دیا ہے یہاں پر شرم گاہ کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کو زنا اور زنا تک لیجانے والے اسباب سے بچایا جائے۔ اور وہ بد نظری ہے اور زنا کا دوسرا سبب مشت زنی یعنی خود لذتی ہے۔

شروع میں نفس اور شیطان فحش نظارے سامنے لا کر خود لذتی پر مجبور کرتا ہے۔ پھر جب یہ عادت انتہا تک پہنچ جاتی ہے تو نفس و شیطان زنا جیسے بدترین مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جسکی وجہ سے اسمتنی بالید کرنے والے کی تمام عبادات اکارت کر دی جاتی ہیں حتیٰ کہ ایمان تک چھن جاتا ہے۔

امام غزالیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں سب کو حکم دیا کہ وہ حرام سے نظریں پھیر لیں، حرام سے شرمگاہ کی حفاظت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے کئی آیات میں زنا برا فعل قرار دی اور فرمایا:

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا. (الفرقان، ۶۸)

اور جو یہ کام کرے گا، سخت گناہ میں مبتلا ہو گا (مکاشفۃ قلوب)

یعنی دوزخ میں سزا پائے گا۔ ایک قول کے مطابق اَثَامًا سے مراد جہنم کی ایک وادی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ جہنم کی ایک غار ہے کہ جب اس کا دھانہ کھلتا ہے، تو دوزخی لوگ اس کی بدبو کی شدت کے باعث زور سے چیختے چلاتے ہیں۔

علامہ ابن کثیرؒ کی تفسیر:

علامہ ابن کثیرؒ نے تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ:

پہلی دفعہ کسی پر بلا ارادہ نظر پڑ جائے تو اس میں مؤاخذہ نہیں ہے البتہ قصداً دوبارہ نظر نہ ڈالی جائے۔ حضرت بریدہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: علیؓ پہلی (اچانک) نظر کے پیچھے (دوسری مرتبہ بلا ارادہؓ) نظر نہ کر، کیونکہ پہلی نظر تو جائز ہے البتہ دوسری نظر مباح نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر پارہ ۱۸ ص ۵۹ مکتبہ فیض القرآن)

بد نظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے:

حضرت شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہٗ مذکورہ بالا آیت کے فوائد میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

بد نظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے اسی سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے۔ قرآنِ کریم نے بدکاری اور بے حیائی کا انسداد کرنے کے لئے اوّل اس سوراخ کو بند کرنا چاہا ہے یعنی مسلمان مرد و عورت کو حکم دیا کہ بد نظری سے بچیں اور اپنی خواہشات کو قابو میں رکھیں۔

اگر ایک مرتبہ بے ساختہ مرد کی کسی اجنبی عورت پر یا عورت کی کسی اجنبی مرد پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ ارادہ سے اس طرف نظر نہ کرے کیونکہ یہ دوبارہ دیکھنا اس کے اختیار سے ہوگا جس میں وہ معذور نہیں سمجھا جاسکتا۔ اگر آدمی نیچی نگاہ کی عادت ڈال لے اور اختیار و ارادہ سے ناجائز امور کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا کرے تو بہت جلد اسکے نفس کا تزکیہ ہو سکتا ہے چونکہ پہلی مرتبہ دفعتاً جو بے ساختہ نظر پڑتی ہے وہ ازراہِ

شہوت و نفسیات نہیں ہوتی اس لئے پہلی نظر کو معاف کر دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ کی تفسیر:

حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (یعنی جس عضو کی طرف مطلقاً دیکھنا جائز ہے اُس کو بالکل نہ دیکھیں اور جس کو فی نفسہ دیکھنا جائز ہے مگر شہوت سے جائز نہیں اسکو شہوت سے نہ دیکھیں) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (یعنی ناجائز محل میں شہوت رانی نہ کریں جس میں زنا اور لواطت سب داخل ہے) یہ اُن کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے (اور اس کے خلاف میں آلودگی ہے زنا یا مقدمہ زنا میں) بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں (پس خلاف کرنے والے سزا یابی کے مستحق ہونگے)۔

اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (یعنی جس عضو کی طرف مطلقاً دیکھنا جائز ہے اسکو بالکل نہ دیکھیں اور جسکو فی نفسہ دیکھنا جائز ہے مگر شہوت سے جائز نہیں اس کو شہوت سے نہ دیکھیں) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (یعنی ناجائز محل میں شہوت رانی نہ کریں جس میں زنا وغیرہ سب داخل ہیں)۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ،

یَغُضُّوْا، غض سے مشتق ہے جس کے معنی کم کرنے اور پست کرنے کے ہیں نگاہ پست اور نیچی رکھنے سے مراد نگاہ کو اُن چیزوں سے پھیر لینا ہے جن کی طرف دیکھنا شرعاً ممنوع و ناجائز ہے۔ ابن کثیر۔ ابنِ حبان نے یہی تفسیر فرمائی ہے اس میں غیر محرم عورت کی طرف بُری نیت سے دیکھنا تحریماً اور بغیر کسی نیت کے دیکھنا کراہتہً داخل ہے اور کسی عورت یا مرد کے ستر شرعی پر نظر ڈالنا بھی اس میں داخل ہے (مواضع

ضرورت جیسے علاج معالجہ وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں) کسی کا راز معلوم کرنے کیلئے اُس کے گھر میں جھانکنا اور تمام وہ کام جن میں نگاہ استعمال کرنے کو شریعت نے ممنوع قرار دیا ہے اس میں داخل ہیں۔

وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ، شرمگاہوں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ نفس کی خواہش پورا کرنے کی جتنی ناجائز صورتیں ہیں ان سب سے اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں۔ اس میں زنا، لواطت اور دو عورتوں کا باہمی سحاق جس سے شہوت پوری ہو جائے، ہاتھ سے شہوت پوری کرنا یہ سب ناجائز و حرام چیزیں داخل ہیں۔ مراد اس آیت کی ناجائز و حرام شہوت رانی اور اس کے تمام مقدمات کو ممنوع کرنا ہے جن میں سے ابتداء اور انتہا کو تصریحاً بیان فرمادیا باقی درمیانی مقدمات سب اس میں داخل ہو گئے۔ فتنۂ شہوت کا سب سے پہلا سبب اور مقدمہ نگاہ ڈالنا اور دیکھنا ہے اور آخری نتیجہ زنا ہے ان دونوں کو صراحۃً ذکر کر کے حرام کر دیا گیا اُن کے درمیانی حرام مقدمات مثلاً باتیں سننا، ہاتھ لگانا وغیرہ یہ سب ضمناً آ گئے۔ (معارف القرآن)

ابن کثیر نے حضرت عبیدہؓ سے نقل کیا ہے کہ:

کل ما عصی اللہ بہ فھو کبیرۃ وقد ذکر الطرفین۔

یعنی جس چیز سے بھی اللہ کے حکم کی مخالفت ہوتی ہو سب کبیرہ ہی ہیں۔

لیکن آیت میں اُن کے دو طرف ابتداء و انتہاء کو ذکر کیا گیا۔ ابتداء نظر اُٹھا کر دیکھنا اور انتہا زنا ہے۔ طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

النظر سھم من سھام ابلیس مسموم من ترکھا مخافتی ابدلہ اللہ ایمانا یجد حلاوتہ فی قلبہ (ابن کثیر)

نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جو شخص باوجود دل کے تقاضے کے اپنی نظر پھیر لے تو اللہ تعالیٰ اسکے بدلے اسکو ایسا پختہ ایمان دیں گے جسکی لذت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔

صحیح مسلم میں حضرت جریر بن عبداللہ بَجَلیؓ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا اگر بلاارادہ اچانک کسی غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنی نظر اُس طرف سے پھیر لو۔ (ابن کثیر)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ پہلی نظر تو معاف ہے دوسری گناہ ہے، اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ پہلی نظر جو بلاارادہ اچانک پڑ جائے وہ غیر اختیاری ہونے کے سبب معاف ہے ورنہ بالقصد پہلی نظر بھی معاف نہیں۔

بے ریش لڑکوں کی طرف قصداً نظر کرنا بھی اسی حکم میں ہے:

ابن کثیر نے لکھا ہے کہ بہت سے اسلافِ اُمت کسی امرد (بے ریش) لڑکے کیطرف دیکھتے رہنے سے بڑی سختی کے ساتھ منع فرماتے تھے اور بہت سے علمائ نے اس کو حرام قرار دیا ہے (غالباً یہ اُس صورت میں ہے جبکہ بُری نیت اور نفس کی خواہش کے ساتھ نظر کی جائے۔ واللہ اعلم۔ (معارف القرآن ج۶)

نکتہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بیگانی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے بچو اس لئے کہ دل میں اس سے شہوت پیدا ہوتی ہے۔

کاشفی نے لکھا کہ ذخیرۃ الملوک میں ہے کہ انسان کے جسم میں شیطان کے لیے سب سے بڑی چیز آنکھ شیطان کا تیر ہے۔ تیر انسان کی آنکھ ہے اس لئے دوسرے حواس اپنے اپنے مقام پر ساکن ہیں انہیں جب تک شے مس نہیں کرتی اس وقت تک حرکت میں نہیں آتے بخلاف آنکھ کے کہ یہ دور و نزدیک ہر طرح سے انسان کو کام دیتی ہے اور اسی کے ذریعے ہی انسان بہت سی غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

این ہمہ آفت کہ بہ تن می رسد
از نظر تو بہ شکن می رسد

دیدہ فرد پوش چو در در صدف
تا نشوی تیر بلا را ہدف

یہ جملہ آفات جو انسان کو پہنچتی ہیں اسی آنکھ تو بہ شکن سے ہی پہنچتی ہیں۔ آنکھ کو ایسے چھپا کے رکھ جیسے صدف میں موتی چھپا ہوتا ہے، تاکہ بلیات کا نشانہ نہ بنو۔

مسئلہ: پہلی بار کسی اجنبی عورت وغیرہ کو دیکھنا معاف ہے اس کے بعد دوبارہ دیکھے گا وہ عمداً دیکھنے میں داخل ہوگا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اے ابن آدم! پہلی بار دیکھنا تیرے لئے معاف ہے لیکن دوبارہ دیکھنے سے بچنا، ورنہ وہ تیرے لئے ہلاکت کا موجب بنے گا۔

(۲) والذین ھم لفروجھم حفظون ○ الا علٰی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین ○

اور جو (تمام عورتوں سے) اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور اپنی (شرعی) باندیوں کے کیونکہ (بیویوں اور اپنی باندیوں سے شرمگاہوں کی حفاظت نہ کرنے پر) ان پر کوئی الزام قائم نہیں کیا جائیگا۔ (تفسیر مظہری)

میرے عزیز دوستو! مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے فرمایا کہ میرے عاشق اور میرے محبوب بندے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتے ہیں!

یعنی وہ لوگ مشت زنی، جلق، خود لذتی، اسمتنی بلید جیسے قبیح فعل سے اجتناب کرتے ہیں!

☆ تفسیر **روح البیان** میں اس آیت کے تحت لکھا ہوا ہے کہ:

الفرج والفرجۃ بمعنی دوچیزوں کے درمیان سوراخ۔ دیوار کے سوراخ کو فرج و فرجۃ سے تعبیر کرتے ہیں۔ دوپاؤں کے درمیان کے حصے کو فرج کہا جاتا ہے، یہاں پر شرمگاہ مراد ہے۔ اور جمع کے صیغے میں تصریح مطلوب ہے۔

حفظونَ یعنی وہ اپنے فروج (شرم گاہوں) کو حرام سے روکنے والے ہیں اور

انہیں غیروں کے ملک میں نہیں چھوڑتے اور نہ ہی انہیں بیجا استعمال کرتے ہیں اِلّا علٰی ازواجھم سوائے اپنی عورتوں کے۔ او ما ملکت ایمانھم یا (سوائے) اپنی کنیزوں کے جو ان کی اپنی مِلک میں ہیں۔

ما ملکت اگرچہ غلاموں کو شامل ہے لیکن یہاں پر بالاجماع صرف کنیزیں مراد ہیں۔ (روح البیان)

☆ تفسیر **معارف القرآن** میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

ایمان والے وہ ہیں جو اپنی بیویوں اور شرعی لونڈیوں کے علاوہ سب سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ان دونوں کے ساتھ شرعی ضابطہ کے مطابق شہوتِ نفس پوری کرنے کے علاوہ اور کسی سے ناجائز طریقہ پر شہوت رانی میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اس آیت کے ختم پر ارشاد فرمایا (فانھم غیر ملومین) یعنی شرعی قاعدے کے مطابق اپنی بیوی یا لونڈی سے شہوتِ نفس کو تسکین دینے والوں پر کوئی ملامت نہیں اس میں اشارہ ہے کہ اس ضرورت کو ضرورت کے درجہ میں رکھنا ہے مقصدِ زندگی بنانا نہیں اسکا درجہ اتنا ہی ہے کہ جو ایسا کرے وہ قابلِ ملامت نہیں۔ واللہ اعلم

(معارف القرآن ج ہشتم)

☆ تفسیر **ابن کثیر** میں ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

ایمان والے سوائے اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے اور عورتوں سے اپنے نفس کو دور رکھتے ہیں یعنی حرام کاری سے بچتے ہیں۔ زنا لواطت وغیرہ سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ ہاں ان کی بیویاں جو خدا نے ان پر حلال کی ہیں اور جہاد میں ملی ہوئی لونڈیاں جو ان پر حلال ہیں ان کے ساتھ ملنے میں کوئی ملامت اور حرج نہیں۔ جو شخص ان کے سوا اور طریقوں سے یا اوروں سے خواہش پوری کرے وہ حد سے گزر جانے والا ہے۔ (یعنی جو مشت زنی کے ذریعے اپنی شہوت کو پورا کرے وہ حد سے گزرنے والا ہے، یعنی قانونِ خداوندی کو توڑنے والا ہے!

☆ **تفسیر مظہری** میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

فروج شرمگاہ مرد کی ہو یا عورت کی۔ حفظ الفرج حرام سے پاک دامن رہنا۔ علیٰ ازواجھم کا تعلق حفظون سے ہے۔ احفظ علیّٰ عنان فرسی میرے گھوڑے کی لگام کو پکڑے رکھ آزاد نہ چھوڑ۔ یہ عربی مقولہ ہے حفظون علیٰ ازواجھم میں حافظون کے بعد علیٰ کا استعمال اسی محاورے کے مطابق ہے۔ چونکہ حفظ کے اندر نفی بذل کا مفہوم ہے تو گویا حافظون کا معنی ہو گیا لا یبذلون الا علیٰ ازواجھم وہ اپنی شرمگاہوں کو کہیں استعمال نہیں کرتے سوائے اپنی بیویوں کے۔

ما ملکت ایمانھم سے مراد ہیں باندیاں مطلب یہ ہے کہ سوائے اپنی بیویوں اور اپنی باندیوں کے کسی اور عورت سے وہ قربت صنفی نہیں کرتے۔

پس لفظ "ما" کا اس جگہ ذکر کرنا دلالت کر رہا ہے کہ اس سے باندیاں مراد ہیں غلام مراد نہیں ہیں خلاصہ یہ کہ عورتوں کے لئے اپنے غلاموں سے قربت ناجائز ہے اور آیت سے اس کا جواز نہیں مستفاد ہوتا۔

☆ **جواہر القرآن** میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

والذین ھم لفروجھم حفظون الخ یہ امر سوم ہے یعنی وہ ظلم کے کاموں سے بچتے ہیں۔ یہاں ظلم کے تین کاموں کا ذکر کیا گیا ہے: زنا، امانت میں خیانت اور بد عہدی۔

زنا بھی ایک بہت بڑا ظلم ہے فرمایا فلاح پانے والوں کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کو ناجائز اور غیر محرم میں استعمال کرنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں زنا اس لئے ظلم ہے کہ زنا سے جو بچہ پیدا ہو گا اُسے یا تو تہمت کے خوف سے قتل کر دیا جائے گا یا اسے کہیں پھینک دیا جائے گا۔ اور وہ مادر و پدر کی شفقت سے محروم رہے گا اور دربدر خوار ہو گا۔ یہ دونوں ظلم ہیں۔

الا علیٰ ازواجھم الخ یہ ما قبل سے مستثنیٰ ہے مرد کو صرف دو قسم کی عورتوں کے ساتھ جنسی اختلاط کی اجازت دی گئی ہے: اول وہ عورت جو از روئے شریعت اسلامیہ اسکی بیوی ہو۔ دوم، وہ عورت جو شرعی طور پر اس کی زرخرید لونڈی ہو۔ دنیا میں

اس دوسری قسم کا وجود باقی نہیں رہا۔ (جواہر القرآن)

☆ **تفسیر حقانی** میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

والذین ھم لفروجھم الخ وہ جو اپنی بیویوں اور شرعی لونڈیوں کے سوا اور کسی پر ناشتہ نہیں کھولتے اس سے لواطت اور سحق اور ہاتھ سے منی نکالنے کی بھی ممانعت ثابت ہوئی اور متعہ کی ممانعت بھی سمجھی گئی۔ اس لئے کہ متاعی عورت حصہ نہ ملنے کی وجہ سے بیوی نہیں اور نہ لونڈی ہے پھر کیونکر مباح ہو سکتی ہے۔ (تفسیر حقانی)

☆ ایک دوسری تفسیر میں اس آیت کے تحت لکھا ہوا ہے کہ:

اس آیت میں اہل ایمان کو شرم گاہ کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ شرمگاہوں کی حفاظت کے حکم سے دو قسم کی عورتوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ ایک اَزْوَاج دوسرے مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ "ازواج" کا اطلاق عربی زبان کے معروف استعمال کی رو سے بھی اور خود قرآن کی تصریحات کے مطابق بھی صرف اُن عورتوں پر ہوتا ہے جن سے باقاعدہ نکاح کیا گیا ہو، اور یہی اس کے ہم معنی اردو لفظ "بیوی" کا مفہوم ہے۔

رہا لفظ ما ملکت ایمانھم، تو عربی زبان کے محاورے سے اور قرآن کے استعمالات دونوں اس پر شاہد ہیں کہ اس کا اطلاق لونڈی پر ہوتا ہے، یعنی وہ عورت جو آدمی کی ملک میں ہو۔ اسطرح یہ آیت صاف تصریح کردیتی ہے کہ منکوحہ بیوی کیطرح مملوکہ لونڈی سے بھی صنفی تعلق جائز ہے اور اسکے جواز کی بنیاد نکاح نہیں بلکہ ملک ہے۔ اگر اس کیلئے بھی نکاح شرط ہوتا تو اسے ازواج سے الگ بیان کرنیکی کوئی حاجت نہ تھی کیونکہ منکوحہ ہونے کی صورت میں وہ بھی ازواج میں داخل ہوتی۔ (تفہیم القرآن)

☆ ایک اور جگہ اس آیت کے تحت لکھا ہوا ہے:

اسلام میں نفسانی خواہش کی تکمیل کے دو طریقے ہی روا ہیں: اپنی منکوحہ بیوی اور مملوکہ کنیز۔ اس کے علاوہ اور سارے طریقے شریعت نے حرام کردیئے ہیں۔

اہل تشیع متعہ کو مباح سمجھتے ہیں، نہ صرف مباح بلکہ اس کے فضائل بیان کرنے میں بڑی مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں۔

تعریف متعہ:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ابتدائے اسلام میں عورتوں سے متعہ کرنا جائز تھا۔ مطلب یہ کہ کوئی شخص اجنبی شہر میں جاتا اور وہاں کوئی جان پہچان والا نہ ہوتا تو جس قدر قیام کا ارادہ ہوتا اتنی مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیتا تاکہ عورت اس کے لئے کھانا تیار کر دے اور سامان کی حفاظت رکھے یہاں تک کہ جب آیت **الا علیٰ ازواجھم او ما ملکت ایمانھم** نازل ہوئی تو سوائے ان دونوں قسموں کے ہر عورت حرام ہو گئی۔ (تفسیر مظہری)

اس آیت کی موجودگی میں مزید کسی بحث و تمحیص کی ضرورت نہیں۔ میں فقط ان صاحبان کی غیرتِ ایمانی اور حمیتِ انسانی سے اتنا پوچھنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ کیا وہ اپنی بچیوں، اپنی بہنوں کے لئے یہ امر پسند کرتے ہیں کہ انہیں کوئی متعہ کا پیغام دے یا وہ متعہ کرتی پھریں۔ اگر وہ اس کے تصور سے بھی لرز جاتے ہیں تو پھر وہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کی بچیوں کے لئے یہ کیسے برداشت کر سکتے ہی کہ ان کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جائے۔ کیا شریعتِ اسلامیہ میں امیر و غریب، شاہ و گدا کے لئے الگ الگ قوانین ہیں؟ کیا سوسائٹی کے مختلف طبقات کے لئے عزت و کرامت کے الگ الگ معیار مقرر ہیں؟ ایک فعل جو ایک خاندان کے لئے باعثِ ننگ و عار ہے کیا کسی دوسرے خاندان کے لئے باعث عز و وقار ہو سکتا ہے؟ خدارا کچھ تو انصاف کرو!

علامہ ابن قدامہ نے المغنی میں اس مسئلہ پر عالمانہ بحث کی ہے جس کا خلاصہ انہیں کے الفاظ میں ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں:

ومن روی تحریما عمرو علی وابن عمرو ابن مسعود وابن زبیر - قال ابن عبد البر وعلی تحریم المتعۃ مالک واھم المدینہ وابو حنیفۃ فی اھل الکوفۃ۔ والاوزاعی فی اھل الشام واللیث فی اھل المصر۔ والشافعی وسائر اصحاب الآثار۔

صحابہ کرام میں سے مندرجہ ذیل جلیل القدر ہستیاں متعہ کی حرمت کی قائل تھیں۔ حضرات عمر، علی، ابن عمر، ابن مسعود، ابن زبیر رضی اللہ عنہم۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ ائمہ مجتہدین میں سے مندرجہ ذیل لوگ متعہ کو حرام کہتے ہیں۔ امام مالک اور اہل مدینہ۔ امام ابو حنیفہؒ اہل کوفہ میں سے۔ اہل شام میں اوزاعی۔ اہل مصر میں سے لیث۔ نیز امام شافعی اور دیگر اصحاب آثار بھی متعہ کو حرام قرار دیا کرتے تھے۔ (المغنی لابن قدامہ، کتاب النکاح)

متعہ کے جواز کے قائل حضرت ابن عباس کے قول کو خوب اُچھالتے ہیں۔ حقیقت میں یہ آپ پر بہت بڑا بہتان ہے۔ آپ نے کبھی اس کی مطلق اباحت کا قول نہیں کیا، بلکہ آپ شدید قسم کی اضطراری حالت میں اس کے جواز کے قائل تھے۔ چنانچہ جب آپ سے اسکے متعلق دریافت کیا گیا تو غصہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

ان المتعہ کالمیتۃ والدم ولحم الخنزیر

یعنی متعہ مردار جانور، ناپاک خون اور خنزیر کے گوشت کی مانند ہے۔

اس قول سے حضرت ابن عباس کی رائے کی حقیقت آپ پر واضح ہو گئی ہو گی۔ صحیح بات یہ ہے کہ آپ نے اس قول سے بھی رجوع کر لیا تھا۔ اور اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت ابنِ عباسؓ کا یہ مذہب تھا اور آپ نے اس سے رجوع بھی نہیں کیا تو پھر بھی ہم پر اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی تعمیل واجب ہے نہ کسی اور کی۔

۳ ﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ﴾

(سورۃ المومنون پارہ ۱۸ آیت ۷)

پھر جو اس کے علاوہ (یعنی بیوی اور باندی کے علاوہ) شہوت کو پورا کرنے کی جگہیں تلاش کرتے ہیں تو وہ شریعت کی حد سے نکلنے والے ہیں (یعنی وہ لوگ نافرمان اور اپنے پر زیادتی کرنے والے ہیں)۔

مذکورہ بالا آیت اور ما قبل میں لکھی گئی آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف

الفاظ میں ارشاد فرمادیا کہ جو لوگ بیوی اور باندی کے علاوہ کسی اور طریقے سے اپنی خواہش کو پورا کرتے ہیں یعنی مشت زنی یا لواطت وغیرہ کے ذریعے تو ایسے لوگ اللہ کے قانون کو توڑنے والے ہیں! اس آیت کی تفسیر میں اکثر مفسدین نے لکھا ہے کہ "عادون" سے مراد وہ لوگ ہیں جو مشت زنی کے ذریعے اپنی خواہشات کو پورا کرتے ہیں!

☆ **تفسیر مظہری** میں اس آیت کے تحت لکھا ہوا ہے کہ:

﴿ **فاولٰئك هم العٰدون ○** ﴾

ای الکاملون فی الظلم والعدوان المتجاوزون عن الحلال الی الحرام وھذہ الایة ناسخة لمتعة النساء

العادون یعنی ظلم اور زیادتی میں کامل ہیں' حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرنے والے ہیں اس آیت سے متعہ کرنے کی اجازت منسوخ ہو گئی۔

ایضاً فی ھذہ الایة دلیل علی ان الاستمناء بالید حرام۔ وھو قول العلماء قال ابن جریج سالتُ عطاء عنه فقال مکروہ سمعتُ ان قوماً یحشرون وایدیھم جبالی واظن انھم ھؤلاء۔ وعن سعید بن جبیر قال عذب اللہ امة کانوا یبعثون بمذاکیرھم۔

آیت مذکورہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ عمل بالید (جلق) بھی حرام ہے۔ عام علماء کا یہی قول ہے۔

☆ ابن جریج کا قول ہے: میں نے عطاء سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مکروہ ہے (یعنی مکروہ تحریمی جو حکم حرام میں ہوتا ہے۔ مترجم)۔

☆ عطاء نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ کچھ لوگوں کا حشر ایسی حالت میں ہوگا کہ ان کے ہاتھ حاملہ ہونگے' میرا خیال ہے کہ وہ یہی عمل کرنے والے ہوں گے۔

☆ سعید بن جبیر نے کہا کچھ لوگ اپنی شرم گاہ سے دکھیلتے تھے کہ اللہ نے ان پر عذاب نازل فرمایا۔ (تفسیر مظہری)

☆ **تفسیر روح البیان** میں اس آیت کے تحت لکھا ہوا ہے:

فمن ابتغی ورآء ذلک۔ میں ابتغی بمعنے طلب 'یعنی جو مباشرت کے لئے طریقہ مذکورہ کے سوا کوئی اور طریقہ تلاش کرے۔ وراء ذلک میں طریقہ اسلامیہ و سنتِ نبویہ کی طرف اشارہ ہے، اس لئے کہ اس طریقہ میں وسعت ہے۔ وہ اس طرح کہ آزاد عورتوں میں چار سے اور لونڈیوں میں جتنا چاہے۔

فاولٰئک ھم العدون یہی لوگ تجاوز عن الحد کے کمال کو پہنچنے والے یا دہ حلال سے تجاوز کر کے حرام کا ارتکاب کرتے ہیں۔ دراصل العدوان' الاخلال بالعدالة ( ) کو بھی اب معنیٰ یہ ہوا کہ وہ ان سے ظلم کرنے میں کامل اور حلال سے حرام کیطرف تجاوز کرنے میں حد سے گزرنے والے ہیں۔

مسئلہ: مشت زنی بھی اسی تجاوز عن الحد میں داخل ہے۔ (کذافی تفسیر الفارسی)

عادون وہ ظالم جو حلال سے حرام کیطرف تجاوز کرنیوالے ہیں۔ امام بغوی نے فرمایا کہ آیت میں دلیل یہ ہے کہ مشت زنی حرام ہے۔ (فیوض الرحمان، ترجمہ روح البیان)

☆ **تفسیر روح المعانی** میں علامہ آلوسیؒ نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ:

وكذا اختلف في استمناء الرجل بيده ويسمى الخضخضة وجلد عميرة فجمهور الائمة على تحريمه وهو عندهم داخل فيما وراء ذلك، وكان احمد بن حنبل يجيزه لأن المنى فضلة في البدن فجاز اخراجها عند الحاجة كالفصد والحجامة، وقال ابن الهمام: يحرم فان غلبة الشهوة ففعل إرادة تسكينها به فالرجاء أن لا يعاقب۔

☆ **تفسیر حقانی** میں مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

اس آیت سے لواطت اور ہاتھ سے منی نکالنے کی بھی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ (تفسیر حقانی)

☆ **تفسیر ابن کثیر** میں اس آیت کے تحت لکھا ہوا ہے کہ:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے موافقین نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ اپنے ہاتھ سے اپنا خاص پانی نکال ڈالنا حرام ہے کیونکہ یہ ان دونوں حلال صورتوں (بیوی اور باندھی) کے علاوہ ہے اور مشت زنی کرنے والا شخص بھی حد سے آگے گزر جانے والا ہے۔

☆ **تفسیر معارف القرآن** میں اس آیت کے تحت لکھا ہوا ہے کہ:

فمن ابتغیٰ ورآء ذلك فاولٰئك هم العادون، یعنی منکوحہ بیوی یا شرعی قاعدہ سے حاصل شدہ لونڈی کے ساتھ شرعی قاعدے کے مطابق قضاء شہوت کے علاوہ اور کوئی بھی صورت شہوت پورا کرنے کی حلال نہیں اس میں زنا بھی داخل ہے اور جو عورت شرعاً اُس پر حرام ہے اُس سے کا حکم بھی بحکم زنا ہے اور اپنی بیوی یا لونڈی سے حیض و نفاس کی حالت میں یا غیر فطری طور پر جماع کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ یعنی کسی مرد یا لڑکے سے یا کسی جانور سے شہوت پوری کرنا بھی۔ اور جمہور کے نزدیک استمناء بالید یعنی اپنے ہاتھ سے منی خارج کرلینا بھی اس میں داخل ہے۔

(از تفسیر بیان القرآن، قرطبی، بحر محیط وغیرہ)

☆ **بیان القرآن** میں حکیم الامت تھانویؒ نے میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ:

فمن ابتغیٰ ورآء ذلك میں زنا اور لواطت و وطی بہائم، وعاریت جواری اجماعاً اور بعض کے نزدیک استمنا بالید بھی داخل ہے اور اگر یہ آیت مدنی نہ ہو تو حرمت متعہ پر بھی اس سے استدلال صحیح ہے۔

☆ **جواہر القرآن** میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہوا ہے کہ:

فمن ابتغیٰ ورآء ذلك الخ جو لوگ مذکورہ بالا دونوں جگہوں کے علاوہ شہوت رانی کرتے ہیں وہ ظالم اور حد سے گذرنے والے ہیں اور حلال سے حرام کی طرف بڑھنے والے ہیں۔

ای الظلمون المجاوون الحد من الحلال الی الحرام الخ
(خازن و تفسیر معالم ج ۵ ص ۳۲)

یہ آیت متعہ، لواطت، اور استمناء بالید کی حرمت پر دلیل ہے کیونکہ یہ تمام صورتیں وراء ذالک میں داخل ہیں و فیہ دلیل علیٰ تحریم المتعۃ والاستمناء بالکف لا رادۃ الشھوۃ　(تفسیر مدارک ج ۳ ص ۸۸)

ویدخل فیما وراء ذلک الزنا واللواط وماقعۃ البھائم مما لا خلاف فیہ　(روح ج ۱۸ ص ۷)

☆ ایک دوسری تفسیر میں اس آیت کے تحت لکھا ہوا ہے کہ:

"البتہ جو اُس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں"، اس فقرے نے مذکورہ بالا دو جائز صورتوں کے سوا خواہش نفس پوری کرنے کی تمام دوسری صورتوں کو حرام کر دیا، خواہ وہ زنا ہو، یا عملِ قومِ لوط یا وطیٔ بہائم جانور کے ساتھ محبت یا کچھ اور۔ امام مالک اور امام شافعی اس کو قطعی حرام ٹھہراتے ہیں۔ اور حنفیہ کے نزدیک اگرچہ یہ حرام ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ اگر شدید غلبۂ جذبات کی حالت میں آدمی سے احیاناً اس فعل کا صدور ہو جائے تو اُمید ہے کہ معاف کر دیا جائے گا۔

☆ تفسیر **مواہب الرحمان** میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ:

فمن ابتغیٰ وراء ذلک سو جس نے طلب کیا خواہش کو سوائے اس مذکور کے یعنی سوائے منکوحہ یا باندی مملوکہ کے فاولٰئك ھم العادون تو ایسے لوگ ہی ہیں حد سے تجاوز کرنے والے یعنی فاسق کار ہیں۔ پس آیت میں صریح دلالت ہے کہ ماسوائے ان دونوں کے جو فروج سے شہوت رانی کے طریقے ہوں سب حرام ہیں۔ پس زنا حرام ہے اور لواطت حرام ہے اور جانوروں سے وطی کرنا حرام ہے اور ہاتھ سے زلق لگا کر انزال کرنا حرام ہے۔ خطیبؒ نے فرمایا کہ سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنے مذاکیر سے یعنی آلاتِ تناسل سے عبث کرتے تھے یعنی زلق لگا کر منی جھاڑتے تھے۔ بعض نے کہا کہ اس حال سے یہ لوگ اُٹھائے

جائینگے کہ اُن کے ہاتھ حمل سے ہوں گے۔

امام ابن کثیر نے لکھا ہے کہ امام شافعی وغیرہ یعنی جمہور نے اسی آیت سے استدلال کیا کہ ہاتھ سے زلق لگا کر انزال کرنا حرام ہے کیونکہ دونوں مباح کاموں سے یہ حرکت خارج ہے اور اللہ تعالیٰ نے دونوں قسموں کے سوائے فروج کی شہوت رانی کو حرام کر دیا ہے۔

اور حدیث یہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات قسم کے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آخرت کے روز ان پر نظر رحمت نہ فرماویگا اور نہ اُن کو پاک کریگا اور نہ عالمین کے ساتھ اُن کو جمع کرے گا اور اگلے دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ اُن کو دوزخ میں داخل کرے گا مگر اس صورت میں کہ وہ توبہ کرلیں اور جس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور جس نے ہاتھ سے جماع کیا یعنی زلق لگا کر انزال کیا دوم و سوم مرد فاعل اور مفعول یہ یعنہ مرد جو مرد سے لواطت کرے تو کرنے والا اور کرانے والا دونوں۔ چہارم ہمیشہ شراب پینے والا۔ پنجم جس نے اپنے ماں باپ کو مارا کہ اُنہوں نے فریاد کی۔ ششم جس نے اپنے پڑوسیوں کو ایذا دی کہ اُنہوں نے لعنت کی۔ ہفتم وہ جس نے اپنے پڑوسی کی بیوی (خواہ منکوحہ ہو یا باندی) سے زنا کیا۔

ابن کثیرؒ نے کہا کہ حدیث غریب ہے اور اس میں اُس کے بعض راوی مجہول ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ زلق کے مسئلہ میں بعض فقہاء نے کہا کہ اگر سخت ضرورت ہو کہ اُس سے زنا میں ملوث ہونے کا خوف ہو تو بقدرِ ضرورت جائز ہے اور یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ:

عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خصی ہونے کی جیسے نصرانی راہب کیا کرتے تھے درخواست کی تو آنحضرت ﷺ نے سخت منع فرمایا۔

اور حدیث میں ہے کہ:

اے گروہ جوانوں کے جو نکاح کی قوت پائے وہ نکاح کرے ورنہ روزے رکھے کہ

یہ اُس کے واسطے خصی ہونا ہے۔

اور فرمایا کہ:

میری امت کی رہبانیت جہاد ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اگر ہاتھ سے زلق ایسے وقت میں جائز ہوتا تو وہ آسان تھا۔ بالجملہ یہ قول خالی فقہی مسائل جاننے والے شخص کا ہے جو اسرار شریعت سے واقف نہیں ہے یہ قول باطل ہے اور صحیح وہ ہے جو جمہور علماء نے کہا کہ ہاتھ سے زلق حرام ہے۔ اُس کو چاہئے کہ روزے رکھے اور غذا کم کرے اور ثواب عظیم کا امیدوار ہو۔

(مترجمہ تفسیر مواہب الرحمان)

۴

والتی احصنت فرجہا اس سے بی بی مریم بنت عمران مراد ہیں۔ الحصن ہر وہ مقام جو نہایت محکم اور مضبوط ہو کہ جس کے اندر آسانی سے کوئی نہ پہنچ سکے۔ اور کہا جاتا ہے:

احصنہ بمعنی جعلہ فی حصن وحرز۔ فلاں نے فلاں کو محفوظ اور مضبوط بنایا ہے۔

یہ اس کے حقیقی معنی ہیں۔ مجازاً ہر تحرز پر اسے بولا جاتا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں: امرأۃ حصان بروزن سحاب بمعنی عفیفہ یا شادی شدہ عورت۔

حل لغات: الفرج و الفرجۃ بمعنی دو چیزوں کے درمیان کا فرجہ (کشادگی) جیسے فرجۃ الحائط یعنی دیوار کا سوراخ ایسے ہی دو پاؤں کے درمیان والی جگہ کو بھی فرج (شرمگاہ) کہتے ہیں اور اب بکثرت اسی کے لئے استعمال ہونے لگا ہے۔ یہاں تک کہ مطلقاً یہی لفظ استعمال کرتے وقت سوائے اس کے اور کوئی معنی مراد نہیں ہوتا۔ اور الفرج بمعنی انکشاف الغم بھی آتا ہے۔ اور مرغی کے چوزوں کو فراریج اسی لئے کہا جاتا ہے کہ انڈے ان کے نکلنے سے پھٹ جاتے ہیں۔

آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! مریم کا واقعہ یاد کیجئے کہ

اس (مریمؑ) نے اپنی شرمگاہ حلال و حرام سے محفوظ فرمائی اور اپنے آپ کو پاک رکھا۔ یعنی ان کے دامن عصمت تک کسی کا ہاتھ نہیں پہنچا تھا۔

امام سہیلی نے فرمایا کہ یہاں سے قمیص کا فرج مراد ہے یعنی ان کے کپڑوں پر کسی قسم کی نجاست نہیں پڑی تھی اور ان کے کپڑے ہر طرح کی نجاستوں سے پاک تھے۔ یاد رہے کہ قمیص میں چار جگہوں میں کشادگی ضروری ہے۔

(۵) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (پ ۳۰ ر ۳۸ آیت ۳۰)

(اور میں پناہ مانگتا ہوں) اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آ جائے۔

(احیاء العلوم ج سوم ۱۶۲ دارالاشاعت)

اس کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس میں آلۂ تناسل کے کھڑے ہونے سے پناہ مانگی گئی ہے۔ بعض لوگوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی منسوب کیا ہے۔ اس تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ڈول کے وقت آلۂ تناسل کا کھڑا ہونا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جب آدمی اپنے جوش کی معراج پر ہو تو اس کی دو تہائی عقل رخصت ہو جاتی ہے۔

(۶) ﴿ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴾

بیشک اللہ باخبر ہے تمہارے (برے اور اچھے) کاموں سے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ساری دنیا کے انسانوں تم جو برے کام کرتے ہو (مثلاً بد نظری، مشت زنی، خود لذتی، زنا، جھوٹ، غیبت وغیرہ) میں ان تمام سے باخبر ہوں۔

جو لوگ خود لذتی جیسے لعنتی فعل میں ملوث ہیں اور اس فعل کو کرتے وقت یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت ہمیں کوئی دیکھ نہیں رہا وہ اس بات کو سمجھ لیں کہ اللہ انھیں اس فعلِ بد کو کرتے ہوئے ضرور دیکھتا ہے۔

ایسے لوگوں کو نفس و شیطان اس فعل میں ملوث کرنا چاہیں تو وہ اس بات کا مراقبہ

کریں کہ میرا کریم رب مجھے دیکھ رہا ہے اس مراقبے سے انشاءاللہ ضرور نفع ہوگا!

(۷) وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا

اور پاس نہ جاؤ بدکاری کے وہ ہے بے حیائی اور بُری راہ۔

(تفسیر عثمانی)

مفتی شفیع صاحبؒ نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو (یعنی اس کے مبادی اور مقدمات سے بھی بچو) بلاشبہ وہ خود بھی، بڑی بے حیائی کی بات ہے اور (دوسرے مفاسد کے اعتبار سے بھی) بُری راہ ہے (کیونکہ اس پر عداوتیں اور فتنے اور تضیع نسب مرتب ہوتے ہیں)۔

(معارف القرآن ج۵ ص۴۷۵)

اس آیت کی تفسیر میں مفتی شفیع صاحبؒ نے فرمایا کہ زنا کے مبادی اور مفسدات سے بھی بچو یعنی زنا تک لے جانے والے اسباب سے بھی بچو۔ زنا تک لے جانے والے اسباب درج ذیل ہیں:

اسبابِ زنا

۱۔ للچائی ہوئی نظروں سے لڑکے اور لڑکیوں کو تاکتے رہنا اور گھورتے رہنا۔

۲۔ لڑکے اور لڑکی کے جسم سے لذت حاصل کرنے کے خیالی پلاؤ پکاتے رہنا۔

۳۔ تصور ہی تصور میں ان سے ملاپ کرلینا۔

۴۔ فحش گفتگو کرنا۔

۵۔ فحش گانے اور ریکارڈنگ سننا۔

۶۔ فحش تصویریں دیکھنا۔

۷۔ اپنے خیالات میں جنسی خواہشات کو زیادہ جگہ دینا۔

۸۔ رات کو سوتے وقت کسی کے تصور میں سونا۔

۹۔ سوتے وقت دماغ میں گندے خیالات کا ہجوم دماغ میں موجود ہونا۔

۱۰۔ گندی ننگی تصویریں دیکھنا۔

۱۱۔ وی سی آر دیکھنا۔

۱۲۔ گندے ناول اور قصے کہانیاں پڑھنا۔

۱۳۔ مشت زنی کرنا۔

زناکار آدمی جہنم میں بدترین طریقہ سے رہے گا۔ عالم برزخ میں زانیوں کی روحیں آگ کے تنور میں ہونگی، یہ آگ نیچے سے سلگ رہی ہوگی، جب آگ کا شعلہ اٹھے گا تو ان کی چیخیں نکل جائیں گی۔ شعلہ کے ساتھ وہ اوپر کو اُٹھ جائیں گے۔ پھر لوٹ کر حسب سابق اپنے ٹھکانے پر چلے آئیں گے۔ قیامت قائم ہونے تک ان کا یہی انجام ہوگا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ان کو خواب میں اسی حال میں دیکھا تھا۔ اور پیغمبروں کا خواب کسی شک کے بغیر وحی الٰہی ہوتا ہے۔ (روضۃ المحبین باختصار)

زنا کے اسباب بھی حرام ہیں:

ایک اللہ والے نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

زنا کے قریب (بھی) مت جاؤ! اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جو چیز قطعی حرام ہے اس کے اسباب و وسائل سے بھی روک دیا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی اسباب و وسائل سے پرہیز کرے گا تو انشاء اللہ زنا کے قریب بھی نہیں جائے گا، زنا کے ذرائع یہ ہیں:

۱۔ بری نظر سے دیکھنا

۲۔ اس کی طرف چل کر جانا

۳۔ بے ضرورت بات چیت کرنا

۴۔ غیر محارم کی باتوں کی طرف کان لگانا

۵۔ اس قسم کے ناجائز تصورات کرنا۔

یہ ساری ہی چیزیں منع ہیں اور زنا کے وسائل ہیں۔

بندے کے پیر و مرشد عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

حق تعالیٰ نے اس آیت میں زنا کے قریب جانے کو بھی حرام فرما کر یہ سبق دے دیا کہ جو اسباب زنا سے قریب کرنے والے ہیں ان سے بھی بچو کہ مقدمہ حرام کا حرام ہوتا ہے اور انسان کی فطرت بھی یہی ہے کہ زنا کا فعل ہمیشہ انہیں مواقع میں ہوتا ہے جہاں اجنبی مرد کسی اجنبیہ عورت سے اختلاط مجالست اور ہمکلامی کرتا ہے۔ پھر نفس سے مقابلہ دشوار ہو جاتا ہے پس حق تعالیٰ نے لاتقربوا فرما کر تقویٰ کی راہ کو ہم پر آسان فرمادیا۔ (روح کی بیماریاں اور انکا علاج)

(۸) ﴿وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحاً حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (النور:۳۳)

اور جن لوگوں کو نکاح کا مقدور نہیں انہیں چاہئے کہ ضبط سے کام لیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے۔

(۹) ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾
(سورۃ المومن)

اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت کو جانتے ہیں اور جن (فحش خیالات) کو سینے میں چھپاتے ہو انکو بھی جانتے ہیں!

حضرت تھانویؒ کا قول:

ارشاد فرمایا کہ جس طرح بد نظری کرنا حرام ہے اسی طرح دل میں برے اور فحش خیال لانا بھی حرام ہے اور خود لذتی فحش خیالات کے بغیر ممکن نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس برے فعل سے بچنے کے لئے فحش خیالات کو بھی حرام کردیا۔

(۱۰) وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا. (احزاب۔۵)

اپنی شہوت کی جگہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے معافی اور بڑا ثواب رکھا ہے۔

اس آیت میں کتنی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ گوہر عصمت اور درد عفت کا تحفظ رکھتے ہیں اخلاق و اعمال میں تعفن پیدا نہیں ہونے دیتے، خداوندی حدود میں رہ کر لذت و مسرت حاصل کرتے ہیں اور حدود اللہ کو توڑنے سے بچتے ہیں، ان افراد امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی دولت اور اجر عظیم کی لازوال نعمت تیار کر رکھی ہے۔

فلاح کامل کی بشارت: ایک دوسری آیت میں اخلاق و عفت اور پاکدامنی پر فلاح کامل کی، روح پرور خوشخبری دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن مسلمانوں کو فلاح کامل کی مسرت انگیز خبر سنائی ہے ان میں ان لوگوں کو بھی بتایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ وَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ.﴾ (مومنون۔۱۰)

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں لیکن اپنی بیویوں یا اپنی شرعی لونڈیوں سے، متمتع ہوتے ہیں ان پر کوئی الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ اور جگہ شہوت رانی کا طلبگار ہو ایسے لوگ حد شرعی سے نکلنے والے ہیں۔

جنسی میلان کی تسکین کے لئے رب العزت نے جائز صورتیں دو بیان کی ہیں ایک بیوی جسے جائز طور پر رشتہ ازدواج قائم کیا گیا ہو۔ دوسری لونڈی جس سے ہم بستری جائز ہے ان دو کے علاوہ جو صورتیں آدی جنسی میلان کے لئے اختیار کرے وہ اسلام کے قانون میں حدود اللہ سے تجاوز قرار دیا گیا۔

عفت جزو نبوت کی حیثیت میں:

پاکبازی اتنی اہم چیز ہے کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے نبوت ورسالت کے لئے اسے جزو کی حیثیت حاصل ہے۔ رب العزت نے رسولوں اور نبیوں کے حق میں اسے بڑی اہمیت سے بیان کیا ہے، اگر کسی برگزیدہ بندے پر عفت کے خلاف تہمت لگائی گئی تو خود پروردگار عالم نے اس کی تردید کی، اور ان کی پاکدامنی کا ثبوت فراہم کیا۔

جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ ہے کہ ان پر زلیخا عزیز مصر کی بیوی فریفتہ ہوئی اور اس نے چاہا کہ یوسف علیہ السلام کا دامنِ عفت ملوث ہو، مگر رب العزت نے ان کی دستگیری فرمائی اور اس نازک ترین وقت پر آپ کو بچالیا۔ گو شروع معاملہ میں شرمندگی دور کرنے کے لئے زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام یہ کی طرف بری نیت کی نسبت کی، مگر پھر بالآخر اسی عزیر مصر کی بیوی زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکبازی کی گواہی دی، قرآن نے تذکرہ کرتے ہوئے اعلان کیا:

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ

اور واقعی میں نے اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی تھی، مگر یہ پاک صاف رہا۔

حضرت یحیٰ کی تعریف میں ارشاد باری ہے:

﴿وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (آلِ عمران۔ ۴)

اور مقتدا ہونگے اور اپنے نفس کو بہت روکنے والے ہونگے اور نبی ہونگے اور اعلیٰ درجہ کے شائستہ ہونگے۔

"حصور" اس کو کہتے ہیں جو اپنی قوت شہوت پر قابو رکھتا ہو اور نفس کے فریب میں مبتلا نہ ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم صدیقہ علیہا السلام پر یہود نے تہمت لگائی تو خود رب العزت نے تردید کی اور قرآن میں یہ اعلان کیا:

﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ (تحریم۔ ۲)

عمران کی بیٹی مریم جنہوں نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔

مشت زنی کی مذمت احادیث کی روشنی میں

احادیث میں بے شمار جگہوں پر مشت زنی کی مذمت بیان کی گئی ہے:

علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

ما ذکرہ المشائخ من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ناکح الید ملعون ۔ وعن سعید بن جبیرؓ عذاب اللہ تعالیٰ امۃ کانوا یعبثون بمذاکیرھم ۔ وعن عطاء سمعت قوما یحشرون وایدیھم حبالی واظن انھم الذین یستمنون بایدیھم۔
(تفسیر روح المعانی)

(۱) مشائخ کرام نے حضور ﷺ کا فرمان بتایا ہے کہ: ہاتھ سے زنا کرنے والا ملعون ہے۔ اللہ اس امت کو عذاب فرمائے گا جو اپنی شرمگاہوں کو عبث طریقہ مثل زلق وغیرہ کے استعمال کریں۔ ایک قوم عرصات محشر میں آئے گی کہ ان کے ہاتھ حاملہ ہونگے اور فرماتے ہیں میرا گمان ہے وہ منی نکالنے والے ہیں اپنے ہاتھوں سے۔

علامہ شامی نے فتاویٰ شامی میں لکھا ہے کہ یہ وہی لوگ ہونگے جو اپنے ہاتھ کو شرم گاہ سے رگڑ کر منی نکالتے ہونگے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ج ۲)

(۲) آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک حدیث وارد ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سات قسم کے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہ دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ انہیں عالموں کے ساتھ جمع کرے گا اور انہیں سب سے پہلے جہنم میں جانے والوں کے ساتھ جہنم میں داخل کرے گا اور یہ بات ہے کہ وہ توبہ کرلیں' توبہ کرنے والوں پر خدا تعالیٰ مہربانی سے رجوع فرماتے ہے:

(۱) ہاتھ سے نکاح کرنے والا یعنی مشت زنی کرنے والا (۲) اغلام بازی کرنے والا (۳) نشے باز شراب کا عادی (۴) اپنے ماں باپ کو مارنے پیٹنے والا یہاں تک کہ وہ چیخ و پکار کرنے لگیں (۵) اپنے پڑوسیوں کو ایذاء پہنچانے والا یہاں تک کہ وہ اس پر لعنت بھیجنے لگیں (۶) اپنی پڑوسن سے بدکاری کرنے والا۔

(۳) حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے میرے اُمتیو! تم چھ

چیزوں کی ضمانت دو میں تمہارے لئے بہشت کا ضامن ہوں۔ وہ چیزیں یہ ہیں:

۱۔ جب بات کرو تو سچ بولو۔

۲۔ جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو۔

۳۔ جب امانت رکھے جاؤ تو اسے ادا کرو۔

۴۔ اپنے فرج کی حفاظت کرو۔

۵۔ اپنی آنکھوں کو غیر محارم سے بچاؤ۔

۶۔ اپنے ہاتھوں کو حرام کاری سے محفوظ رکھو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص تم میں سے نکاح نہیں کر سکتا اسے روزے رکھنے چاہئیں۔

(کذافی انوار المشارق)

اسی حدیث شریف سے مالکیہ نے استدلال فرمایا ہے کہ مشت زنی حرام ہے کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے عجز پر روزہ رکھنے کا ارشاد فرمایا اگر ایسی صورت میں مشت زنی جائز ہوتی تو اسے بھی صراحۃً نہ سہی کنایۃً تو بیان فرماتے۔ اور روزے کے لئے اس لئے ارشاد فرمایا کہ روزہ شہوت نفسانی کو توڑتا ہے۔

۴ احادیث میں بکثرت واقعات مذکور ہیں کہ:

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف پیرایوں میں لوگوں کو عفت و عصمت اور اخلاق کی تعلیم فرمائی اور ایسا ماحول پیدا کیا کہ لوگ اس عفت و عصمت کی قدر کریں جو اخلاق اور عزت و عظمت کی جان ہے۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یا شباب قریش احفظوا فروجکم، لا تزنوا، الامن حفظ فرجہ فلہ الجنہ رواہ الحاکم، والبیھقی وقال صحیح علی شرطھما (مفتاح الخطابۃ باب الزنا)

اے جوانانِ قریش! اپنی شہوت کی جگہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، سنو جو اپنی

شہوت کی جگہ محفوظ رکھے گا اس کے لئے جنت ہے۔

۵ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

لکل ابن آدم خط من الزنا فالعینان تزنیان وزنا ھما النظر، والیدان تزنیان وزنا ھما البطش، والرجلان تزنیان وزنا ھما المشی، والفم یزنی، وزناہ القبلة، والقلب یھم اویتمنی، ویصدق ذلك الفرج اویکذبه (مسلم، بحوالہ احیاء العلوم وابوداؤد ونسائی)

ہر آدمی کو زنا سے کچھ نہ کچھ واسطہ پڑتا ہے، اس لئے کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں، اور ان کا زنا دیکھنا ہے، دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پکڑنا ہے، دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں، اور ان کا زنا چلنا ہے، منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ ہے، دل ارادہ اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس ارادے کی تائید کرتی ہے یا تکذیب کر دیتی ہے۔

میرے عزیزو! مذکورہ بالا حدیث میں آپ ﷺ نے صاف صاف کھلے الفاظ میں اشارہ فرمایا:

"والیدان تزنیان وزنا ھما البطش"

دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا شرمگاہ کو پکڑنا ہے۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ شرمگاہ کو رگڑ کر منی نکالنا یہ ہاتھوں کا زنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس فعل خبیث سے حفاظت فرمائے۔

۶ آپ ﷺ نے فرمایا:

سب سے زیادہ جو چیز جنت میں داخل کرے گی وہ تقویٰ الٰہی اور حسن اخلاق ہے۔ اور سب سے زیادہ جہنم میں ڈالنے والی چیز منہ اور شرمگاہ ہے۔

(ترمذی، حدیث حسن ہے)

۷ روایات میں ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ قَلْبِیْ

وَشَرِّ مَنِیِّی

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کان، آنکھ اور دل کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے۔

۸ آپ ﷺ یہ دعا بھی فرماتے تھے:

اسألك أن تطهر قلبي و تحفظ فرجي (بیہقی۔ ام سلمہؓ)

اللہ میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے دل کو پاک کر اور میری شرمگاہ کی حفاظت فرما۔

۹ پاکدامنی کی تبلیغ:

ہرقل شاہ روم نے ابوسفیان سے جب آنحضرت ﷺ کے متعلق دریافت کیا کہ وہ تم لوگوں کو کیا بتاتے ہیں اور کن چیزوں کی تعلیم دیتے ہیں؟ اس وقت ابوسفیان نے ہرقل سے کہا، گو ابوسفیان نے اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

یامرنا باالصلاۃ والصدقہ والعفاف والصلۃ

(بخاری کتاب الادب باب صلہ المراۃ ج ۴ ص ۳۴)

آپ ہمیں نماز، صدقہ عفت اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔

عفت اور پاکدامنی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کی تعلیم آنحضرت نے اول دن سے دی، اسے آپ نے کبھی فراموش نہیں فرمایا۔

۱۰ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اے قریشی جوانوں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو زنامت کرنا۔ خبردار جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی سو اس کے لئے جنت ہے۔

(رواہ الحاکم وصححہ علی شرط البخاری و مسلم، البیہقی، زواجر ص ۲۲۷، ج ۲)

۱۱ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

جو مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (یہ اعلان آج بھی اور قیامت تک رہے گا)۔

(رواہ البخاری، زواجر ص ۲۲۷، ج ۲)

مشت زنی کے نقصانات مضامینِ اطباء کی روشنی میں

خود لذتی کی مذمت پر (ہومیو) ڈاکٹر محمد اسلم بھٹی آسی کا مضمون

جلق۔ مشت زنی کی بدعادت اور اسکے اثرات

انسان کو اللہ پاک نے اشرف المخلوقات بنایا اور اپنی بے بہا نعمتوں سے نوازا اور یہ بھی بتادیا کہ دیکھو شیطان کے دھوکے میں نہ آنا کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ مگر انسان چونکہ طبعاً بے حد عجلت پسند اور جلد باز واقع ہوا ہے اس لئے شیطان بڑی آسانی سے انسان کو اپنے پھندے میں پھانس لیتا ہے۔ پھر انسان کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے تباہی اور بربادی کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے اور انسانی فطرت سے بغاوت کے جرم میں ناخوشگوار حالاتِ زندگی کی دہکتی آگ میں جلتا نظر آتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ قدرت نے محبت و عشق کا مادہ انسان کی فطرت میں ودیعت کر رکھا ہے۔ اور خواہشات نفسانی کا دباؤ اس کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ موجودہ اخلاق سوز ماحول جس میں وہ رات دن رہتا ہے، بے پردگی، بے حیائی اوپر سے گھر گھر ٹی وی، ریڈیو' جن میں عورت مرد کے جنسی محبت کا پرچار کیا جاتا ہے اس کے علاوہ وی، سی، آر (V.C.R.) جس پر ہر طرح کی بے حیائی کی فلمیں دیکھی جاتی ہیں اور مخرب الاخلاق جنسی جذبات ابھارنے والے سستے لٹریچر نے نوجوانوں کے ذہنوں کو پراگندہ کر رکھا ہے۔ ایسے ماحول میں جذبات کی رو میں بہہ جانا بڑا آسان ہے مگر درعیاتِ نفس کے پیچھے بے سوچے سمجھے چل پڑنا قطعاً ناجائز اور گناہ ہے۔ اور یہ گناہ آجکل عام بلکہ وباء کی صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔ نوجوانوں کی اخلاقیات کو تباہ کیا جارہا ہے۔

پچھلے کئی سال سے میرے پاس نوجوان مریض آتے ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی جوانی تباہ کرلی۔ ان میں ان پڑھ لوگوں کے علاوہ یونیورسٹی اور کالج کے طلباء بھی شامل ہیں۔ بعض جوان شادی کے بعد پریشان ہو جاتے ہیں اور اکثر ان میں سے

عاجزی سے کہتے ہیں:

"ڈاکٹر صاحب! عزت کا سوال ہے۔ پیسے کی پرواہ نہ کریں، کوئی اچھی سی دوا تجویز کر دیں۔ اتنے دن شادی کو ہوئے ابھی تک "کام" نہیں ہو سکا، جس سے بڑی شرمندگی ہو رہی ہے۔"

بیشتر کیس ایسے بھی تھے جن میں ان مریضوں نے جوانی کی ابتداء ہی سے بُری عادت، بُری صحبت اور گندی فلمیں دیکھ کر اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی گنوائی۔ بعض نے تو یہ کہا کہ:

بیوی ، شریف، نیک عورت ہے، اس نے کہا ہے کہ "علاج کروالیں۔"

اور بعض نے بتایا کہ:

بیوی نے کہا ہے کہ میکے جانے سے پہلے اگر کام نہ ہوا تو میں واپس نہیں آؤنگی۔

آج کل یہ مرض عام ہو رہا ہے اور بے حیائی کی حد تک ہو رہا ہے۔ اس لئے اپنے (کلینک کے) تجربے کی روشنی میں اس قبیح مرض "مشت زنی" اور اس کے مضر اثرات کے علاج پر مختصر لکھ رہا ہوں کہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

مُشت زنی۔ جلق اور اُسکے بد نتائج

میڈیکل میں مشت زنی کو (Masterbation OR Onanism) "ماسٹر بیشن" یا "اونازم" کہتے ہیں اور اس کے بد اثرات کے نتائج سے اعصابی کمزوری، جنسی کمزوری، دماغی کمزوری اور خون کی کمی جیسے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جسے Nervous Debility from Self Abuse کہا جاتا ہے۔

یہ بُری عادت جسم میں بُرے اثرات پیدا کر کے خوفناک امراض کا موجب ہوا کرتی ہے۔ جسم اور دل و دماغ تباہ ہو جاتے ہیں۔ یہ عادت کسی بھی عمر کے لئے مخصوص نہیں۔ جو بچے بد قسمتی سے اس بُری عادت کے عادی ہو جاتے ہیں وہ چہرے کا نُور اور چمک دمک کھو بیٹھتے ہیں۔ انکا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اندر دب جاتی ہیں اور اُن کے گرد نیلگوں حلقے پڑ جاتے ہیں ان کی طبعیت چڑچڑی ہو جاتی ہے اور وہ سرکش ہو

جاتے ہیں۔ قوت برداشت کی کمی کی وجہ سے ذرا ٹھٹھا، مخول، مذاق برداشت نہیں کرسکتے۔ آہستہ آہستہ قوائے ہاضمہ ماؤف ہو جاتے ہیں، جسم نحیف اور دماغی طاقتیں کمزور پڑ جاتی ہیں۔ اگر بد قسمتی سے کوئی مرض اُن پر حملہ آور ہو تو وہ انکی قوت برداشت سے باہر اور شدید ہو جاتا ہے۔ معمولی بخار بھی تپ محرقہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اگر یہ عادت سنِ بلوغت کے بعد ہی سے جاری رہے تو دل اور حافظہ بہت کمزور ہو جاتے ہیں۔ خیالات متوحش ہو جاتے ہیں، جسم تباہ ہو جاتا ہے اور اس کا نشو نما پانا مسدود ہو جاتا ہے۔

ایسے مریض اکثر سر درد، معدہ پر بوجھ، کھانے کے بعد پیٹ میں مروڑ، ابکائیاں، چھاتی میں درد، طبعیت گری گری، پڑھائی میں عدم دلچسپی، ماحول سے بے پرواہی، اعضاء میں سستی جیسے تکالیف کی شکایت کرتے ہیں۔

چہرے پر خراشدار پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ بعض مریض مشقت برداشت نہیں کر سکتے اور جوانی اپنے ہاتھوں وقتی لذت کی وجہ سے ضائع کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں کھڑا ہونا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ مشت زنی کی وجہ سے منی پتلی ہو جاتی ہے اور نہایت خفیف تحریک سے خارج ہو جاتی ہے۔

ایسے مریض احتلام اور جریان کا ہر وقت شکار بنے رہتے ہیں۔ پیشاب میں قطرے آتے رہتے ہیں اور پیشاب بلا ارادہ خارج ہونے لگتا ہے۔ یا اس کے برعکس حبس البول میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ شادی سے باغی ہو جاتے ہیں یا پھر شادی کے بعد خوشگوار ازدواجی زندگی سے محروم رہتے ہیں۔

میرے پاس کراچی یونیورسٹی کے طالب علم جن کا نام الف بیگ ہے، آئے اُن کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی، "شادی سے پہلے 'شادی کے بعد نوجوانوں کے خصوصی مسائل"، مصنف ڈاکٹر مبین اختر۔ انہوں نے بتایا کہ مصنف نے لکھا ہے کہ:

مشت زنی سے جنسی خواہشات اور قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (ص ۲۳۲-۲۳۳)

انہوں نے کتاب کے وہ صفحات نکال کے مجھے پڑھائے۔ اور یہ کہ:

مشت زنی سے جنسی سکون کے علاوہ جنسی اور جسمانی صحت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (ص ۲۳۲)

انہوں نے (مصنف، ڈاکٹر مبین اختر، ماہر نفسیات، کراچی) حکیموں کے بارے میں لکھا ہے کہ:

اُنکا علم آج سے ہزار سال پہلے کا ہے جو اب کارگر نہیں۔ اس لئے مشت زنی، جلق یا خود لذتی گناہ نہیں اور نہ نقصان دہ ہے۔

کتاب کے صفحہ ۲۳۵ پر لکھا ہے کہ:

امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک مشت زنی بالکل حلال اور جائز ہے اور گناہ بھی نہیں۔

میں نے اس صاحب زادے سے پوچھا کہ آپ کا تجربہ کیا ہے؟ کہنے لگا:

ڈاکٹر صاحب! میری حالت تباہ ہوگئی ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر میں کیا یونیورسٹی میں میری طرح بہت سے طالب علم تباہ ہو رہے ہیں۔ میری حالت تو آپ کے سامنے ہے۔ یادداشت ختم ہو رہی ہے، پڑھائی میں دل نہیں لگتا، امتحان کا خوف اور ماحول وہی مخلوط۔ میں تو برباد ہو گیا، اس لئے تو آپ کے پاس علاج کیلئے حاضر ہوا ہوں۔

اس نے بعد میں بتایا کہ جمعہ کی نماز گلشن اقبال میں پڑھنے گیا، حضرت والا کے وعظ سے آنکھیں کھل گئیں۔ اب میں نے توبہ کرلی ہے۔ اللہ مجھے معاف کرے۔

مردوں کی طرح مستورات بھی جلق، انگشت زنی سے خود لذتی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جوان مستورات میں اعصابی کمزوری تو اس کا اول پھل ہوا کرتا ہے۔ جس کے باعث سر درد، دل کی کمزوری، طبعیت و مزاج میں سرکشی، اُداسی، دنیاوی خوشیوں سے بیزاری، اور اندوہگیں دل و دماغ کی کمزوری وغیرہ اور کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حواس خمسہ بھدے پڑ جاتے ہیں، خاص کر آنکھوں کے گرد حلقے، آنکھیں

سرخ اور نظر دھندلی ہو جاتی ہے۔ کئی اقسام کی تشخیصی علامات مثلاً ماہواری کی خرابی، ہسٹیریا، دل کی دھڑکن، رعشہ مرگی، سکتہ وغیرہ بھی اعصابی کمزوری کے باعث ظاہر ہوتے ہیں۔ چہرہ زرد اور پتلا، جلد سخت خشک پھٹی ہوئی، چہرے پر پھنسیاں، ہونٹ پیلے اور دانت خراب ہو جاتے ہیں۔

اس نامراد عادت کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ رحم سخت ہو جاتا ہے لیکوریا کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بانجھ پن کا خطرہ بھی لاحق ہو جاتا ہے۔

مشت زنی کی مذمت پر حکیم جلیس احمد صدیقی صاحب کا مضمون

ہاتھ سے سر چشمہ حیات خارج کرنے والے کو مجلوق اور اس قبیح فعل کو جلق، مشت زنی یا استمنا بالید کہتے ہیں۔ اس بد خصلت کی ابتداء افریقہ سے ہوئی ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں یہ نازیبا عادت اور فعل پوری دنیا میں عموماً اور ہمارے ملک میں خصوصاً جاری وساری ہے۔

دیگر ممالک میں عورتوں اور مردوں کے اختلاط پر کوئی روک ٹوک نہیں ہے اس لئے وہاں کے مرد اور لڑکے زنا میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ مگر ہماری معاشرتی اقدار کی بناء پر جو لوگ زنا کرنے سے ڈرتے ہیں وہ لوگوں سے چھپ کر خود کو ضائع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس عادت میں اکثر طالبعلم، کنوارے لوگ اور ریاء کار زاہد مبتلاء ہوتے ہیں۔

یہ عادت جب ایک مرتبہ کسی کو لگ جائے تو آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتی ہے۔ ہاتھ کی سخت رگڑ کے باعث پٹھے ذکی الحس ہو جاتے ہیں اور ان میں بار بار تناؤ ہوتا رہتا ہے اور وہ شخص بار بار اس فعل کا ارتکاب کرتا ہے۔ میں یہاں اس غلط فہمی کا ازالہ کر دوں کہ بہت سے بے وقوف لوگ اپنے احباب کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ جلق لگاؤ اس سے تمہاری طاقت میں اضافہ ہوگا، کیونکہ پٹھوں کی حس بڑھ جاتی ہے اور جلق کے باعث مادہ منویہ کا مکمل اخراج نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے آلۂ تناسل میں بار بار اکساہٹ ہوتی ہے جسے یہ جہلاء "طاقت" سے تعبیر کرتے ہیں جبکہ حقیقتاً یہ کمزوری کی علامت ہے۔

جلق سے پیدا ہونے والی خرابیاں

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

ناکح الید ملعون

ہاتھ سے منی گرانے والا ملعون ہے

۲۔ ہاتھ کی سخت رگڑ کے باعث عضو تناسل کے باریک ریشے مردار ہو جاتے ہیں اور اُن میں دوران خون باطل ہو جاتا ہے جس کے باعث عضو میں ڈھیلا پن آجاتا ہے۔ نیلی نیلی رگیں ابھر آتی ہیں اور عضو تناسل میں انتشار ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت نامردی کہلاتی ہے۔

۳۔ بار بار اخراج کی وجہ سے خام منی نکلنے لگتی ہے اور اُس کا قوام پتلا ہو جاتا ہے اور منی اولاد کے کیڑوں (حیوانات المنویہ) سے خالی و عاری ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت عقر مردانہ یا مردانہ بانجھ پن کہلاتی ہے۔

۴۔ بار بار کی تحریک کی وجہ سے ادعیہ منویہ بھی ذکی الحس ہو جاتا ہے اور اُس کی قوت ماسکہ یا قوت اساکیہ بالکل ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے پائخانہ کیلئے زور لگاتے ہی انزال ہو جاتا ہے۔ یہ چیز ترقی کرتے کرتے اس حالت تک پہنچ جاتی ہے کہ کپڑے کی رگڑ یا محض جماع کے خیال یا عورت سے بات چیت کرنے سے ہی منی کا اخراج ہو جاتا ہے۔

۵۔ اس فعل کا براہ راست اثر اعضاء رئیسہ پر بھی پڑتا ہے اور وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اعضاء رئیسہ چار ہوتے ہیں۔ ۱۔ دل ۲۔ دماغ ۳۔ جگر ۴۔ خصیتین۔ بدن انسانی کی صحت اور تندرستی کا انحصار ان ہی اعضاء کی کارکردگی پر منحصر ہے اگر ان کے افعال میں خرابی آجائے تو جسم میں بھی خرابی آجاتی ہے۔ جلق سے ان اعضاء پر مندرجہ ذیل برے اثرات مرتب ہوتے ہیں:

۱۔ قلب (دل):

جلق لگانے سے جسم سے صرف مادہ منویہ کا ہی اخراج نہیں ہوتا بلکہ ایک

نہایت قیمتی چیز جسے "حرارت غریزی" کہتے ہیں خارج ہو جاتی ہے۔ اس حرارت کی قدر و قیمت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حرارت کے کمزور ہو جانے سے جسم میں بڑھاپے کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں اور اس کے معدوم ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ جلق سے حرارت غریزی قلب سے نکلنے لگتی ہے اور جس سے قلب کمزور ہو جاتا ہے اور مجلوق کو خفقان، غشی کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

دل میں سے جرأت اور ہمت رخصت ہو جاتی ہے وہ ہر وقت ڈرا ہوا اور مارے شرمندگی کے نظریں جھکائے رہتا ہے۔ قلب کمزوری کے باعث خون پوری طرح جسم میں دورہ کرانے میں ناکام رہتا ہے اس لئے آلۂ تناسل کی جانب بھی دوران خون پوری طرح نہیں پہنچ پاتا جس کے باعث انتشار اور ایستادگی کامل نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ دماغ:

جلق سے دماغ کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ دماغ سے نکلنے والے اعصاب ذکی الحس ہو جاتے ہیں اور کیونکہ جلق لگانے کے دوران مجلوق اپنی قوتِ متخیلہ کو استعمال کرتا ہے یعنی کسی عورت یا تصویر کا تصور جماتا ہے اور اس سے انتشار اور ایستادگی ہوتی ہے۔ اسلئے اس کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور عورت کے برابر میں لیٹے رہنے کے بعد بھی انتشار نہیں پیدا ہوتا۔

اور یاداشت کمزور ہو جاتی ہے، اکثر سر میں درد رہتا ہے۔ ذرا سی مشقت کرنے یا محض چلنے اور پھرنے سے یا بیٹھے سے کھڑے ہونے پر آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے اور انزال کے وقت مرد کو لذت کا احساس ہونا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

۳۔ جگر:

کیونکہ منی خون ہی سے بنتی ہے اور منی کے بار بار اخراج سے خون کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے جگر کو بھی زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اور جو خون بنتا بھی ہے تو وہ منی بنانے میں کام آ جاتا ہے۔ جس کے باعث جسم میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ جسم

کی رنگت زرد پڑ جاتی ہے اور بھوک ختم ہو جاتی ہے۔

۴۔ خصیتین

کیونکہ خون سے منی بنانے کی ذمہ داری خصیتین کی ہے۔ اس لئے منی کے زیادہ اخراج کی وجہ سے ان اعضاء کو بھی زیادہ کام سرانجام دینا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات انہیں خام منی، حد تو یہ ہے کہ خالص خون ہی کا اخراج کرنا پڑ جاتا ہے۔ اس لئے یہ کمزور اور ڈھیلے ہو کر لٹک جاتے ہیں اور ان میں درد رہنے لگتا ہے۔

اعضائے رئیسہ کے علاوہ مجلوق کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔ آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ آنکھوں کے گرد حلقے پڑ جاتے ہیں، چہرے کی رنگت پھیکی اور پیلی ہو جاتی ہے اور مجلوق دور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص نہ صرف کہ جلق کا عادی ہے بلکہ ضعف باہ اور نامردی کی جانب گامزن ہے۔

جلق سے مثانہ بھی متاثر ہوتا ہے اور مجلوق کو پیشاب بار بار آنے لگتا ہے اور اُسے پیشاب پر قابو نہیں رہتا ہے۔ زور سے ہنسنے یا وزن وغیرہ اٹھانے سے ہی پیشاب نکل جاتا ہے۔

جلق سے کیونکہ دل و دماغ کو کمزور ہو جاتے ہیں اس لئے مجلوق کو مرگی، فالج، لقوہ، ضعف مثانہ، ورم غدۂ قدامیہ، عارضہ، قلب، بند کشاد (اس مرض میں پیشاب کی نالی کا سوراخ کان کے سوراخ کے برابر تک بڑا ہو جاتا ہے اور مریض پیشاب اور منی کے انزال پر قابو نہیں رکھ سکتا ہے) ہونے کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں۔

میرے پاس اکثر مجلوق آتے ہیں جن کی شادیاں ہو چکی ہیں مگر وہ اپنی بیویوں کیلئے ناکارہ ہو چکے ہیں۔ بوقت خاص انہیں نامکمل ایستادگی ہوتی ہے اور وقتِ دخول یا اس سے قبل ہی اُن کو انزال ہو جاتا ہے۔

فرض کریں کہ آپ صحرا میں تپتی دھوپ میں جا رہے ہیں، پیاس سے حلق میں کانٹے پڑ رہے ہیں اور کوئی شخص آپ کو ازراہِ عنایت پانی پینے کیلئے پیش کرتا ہے مگر محض چند قطرے پلا کر مشکیزہ کھینچ لیتا ہے، بتایئے اُس وقت آپ کے کرب کا کیا عالم ہوگا؟

کیا آپ اُس شخص کی شکل دیکھنا بھی گوارہ کریں گے؟ یقیناً نہیں۔ بعینہ یہی عالم مجلوق کی بیوی کا ہوتا ہے۔ اگر وہ شریف عورت ہے تو ساری زندگی وہ گھٹ گھٹ کر گزار دے گی ورنہ وہ دیگر حضرات کو "مستفیض" کرے گی یا کم از کم خاندان اور گھر والوں کے سامنے تو اُس "شیر مرد" کی "مردانگی" کی پول تو کھول ہی دے گی۔

جلق سے بچنے کیلئے:

۱۔ تنہائی سے گریز کیا جائے

۲۔ نیک اور اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے

۳۔ نماز کی پابندی کی جائے

۴۔ تیز مرچ مصالحوں، گرم اور محرک چیزوں سے احتراز کیا جائے

۵۔ فحش گوئی سے پرہیز کیا جائے

۶۔ بدنظری سے مکمل پرہیز کیا جائے

۷۔ ورزش کو معمول بنایا جائے۔

خودلذتی کی مذمت پر حکیم محمد طارق محمود صاحب کا مضمون

خودلذتی............جو بظاہر ناقابل علاج ہے

تمام ماہرین جنہوں نے خودلذتی کے مسئلہ کا مطالعہ کیا ہے اس بات پر متفق ہیں کہ یہ اتنی عالمگیر عادت ہے کہ غالباً کوئی فرد اس سے مستثنیٰ نہیں کہا جاسکتا۔ ہر زمانہ اور ملک میں لوگ اس عادت میں مبتلا رہے ہیں گو اس کے اثرات اتنے تباہ کن نہیں ہوتے جتنے عام لوگ خیال کرتے ہیں۔ پھر بھی لوگ اگر اس عادت پر قابو پا سکیں تو اچھا ہے۔ یہ امید ضرور کی جاسکتی ہے کہ بچپن میں ایسا ماحول پیدا کیا جائے کہ اس میں کثرت نہ ہو اور اس کے اثرات اتنے تباہ کن نہ ہوں۔

خودلذتی کی مخالفت میں بہت کچھ کہا جاچکا ہے اور کچھ نام نہاد معلم افراد اس کے

اثرات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے رہے ہیں۔ ان جھوٹی باتوں سے جو اثرات نوجوانوں پر مرتب ہوتے ہیں اس پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ اس کی اتنی برائیاں کی جاتی ہیں کہ نوجوان فطری حالت میں بہت کم اس عادت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لیکن ان برائیوں کو سن سن کر زیادہ متوجہ ہو رہے ہیں۔ دل ہی دل میں اس عادت پر شرمندہ ہوتے ہیں' اس بری عادت کو چھوڑنے کے ارادے کرتے ہیں مگر چھوڑنے سے قاصر ہو کر وہ اور بھی زیادہ خود لذتی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

کثرت خود لذتی کے جو برے اثرات نازک اعضاء پر مرتب ہوتے ہیں ان سے تو کسی کو بھی انکار نہیں' مگر اس کے دیگر جسمانی نقصانات پر مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔

اس سے ذہنی برائیاں زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ ایک طرف تو نوجوان یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہ عادت ختم ہو جائے دوسری طرف اس میں کشش پیدا ہوتی رہتی ہے۔ یہ کشمکش نقصان دہ ہے۔ کیونکہ یہ کشمکش انسان کی دوسری اہم فطری بھوک کیخلاف ہے۔

وہ والدین جو اپنے بچوں کو خود لذتی کا شکار پاتے ہیں اور وہ نوجوان جو اس عادت میں مبتلا ہیں کم از کم اس بات میں ضرور کوشاں ہیں کہ کوئی ایسا طریقہ معلوم ہو جائے جس سے یہ عادت اگر یکسر چھوڑی نہ جاسکے تو کم از کم اس پر قابو ہی حاصل ہو جائے۔ ماہرین جنسیات نے چند طریقے بتائے ہیں جن پر ہم بحث کریں گے۔

یہ عادت بچپن ہی سے شروع ہو جاتی ہے' اس افسوس کن حقیقت کا اعتراف کرنا ہی پڑے گا۔ اپنے جسم کے حصوں کو جاننے کی کوشش میں یا جنسی اعضاء میں کسی تکلیف کے باعث بچہ بہت جلد اس لذت کو معلوم کر لیتا ہے جو ان اعضاء سے متعلق ہے۔ اس لئے جب کسی بچے کو اس عادت سے لطف اندوز ہوتے دیکھیں تو اس کی توجہ کسی دوسرے دلچسپ مشغلہ کی طرف مبذول کرا دیجئے۔ اسے ڈرائیے دھمکائیے نہیں اور نہ ہی اس کو اس کی اہمیت کا احساس دلائیے۔ بعض والدین بچوں کو اس عادت سے بچانے کیلئے ڈھیلے ڈھالے پاجامے اور قمیص پہناتے ہیں اور سروں اور آستینوں کو باندھ دیتے ہیں تاکہ بچہ اپنے اعضاء سے کھیل نہ سکے اس سے الٹا اثر ہوتا ہے۔ بچہ اس

عادت کی طرف زیادہ رجوع کرتا ہے اور حالات والدین کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔ بچہ ان ممنوعات میں پھنس جاتا ہے۔ بعض ممالک میں دھات کے ایسے آلات بنائے گئے جو لڑکے اور لڑکیوں کے جنسی اعضاء پر کس دیئے جاتے ہیں تاکہ بچے ان سے کھیل نہ سکیں۔ یہ مصنوعی آلات بچوں کے ذہنوں کو ہر وقت جنسی اعضاء کے متعلق ہی سوچنے کی دعوت دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ایسی خواہش بھی بیدار کر دیتے ہیں جن سے اعضاء میں اور بھی کھجلی پیدا ہوتی ہے۔

عرصہ دراز تک معلم اخلاق اور ڈاکٹر اس عادت سے متنفر کرنے کے لئے ڈرانے اور دھمکانے کے طریقہ کو استعمال کرتے رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو بچے اس عادت میں پھنس چکتے ہیں وہ اپنے والدین سے چھپا کر اس کو انجام دیتے ہیں۔ بعض والدین تو جسمانی تکلیف پہنچا کر اس عادت کو چھڑانے کی کوشش کر چکے ہیں لیکن بے سود۔ بچوں سے اس کے برے اثرات کا اظہار کرنا اور اس طرح جدید تاسف پیدا کرنے کی کوشش کرنا بھی بے نتیجہ ثابت ہوا ہے کچھ بڑے تو ممکن ہے اخلاقاً اور جسمانی سزا سے بچنے کے لئے ارادتاً اس عادت کو ترک کر سکتے ہوں لیکن چھوٹے بچے بالکل نہیں۔ ڈاکٹروں کے پاس اکثر بچے لائے جاتے ہیں جن کے جنسی اعضاء میں کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ تکلیف بچوں کو جنسی اعضاء کی طرف زیادہ متوجہ کرتی ہے اور وہ اس عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جتنے بھی جلدی امراض ہیں مثلاً پھنسیاں، پھوڑے، کھجلی سب کی سب خودلذتی کی محرک بن سکتی ہیں۔ اس حالت میں بچہ کی عادت کو چھڑانے سے پہلے ان امراض کا کلی علاج ضروری ہے۔

وہ بچے اور جوان جو کثرت سے اس عادت میں مبتلا ہیں ان کا بس ایک ہی نفسیاتی علاج ہے۔ خصوصاً نوجوان طبقہ جو جنسی تسکین کے فطری ذرائع کی غیر موجودگی سے اس عادت کو اپنائے ہوئے ہے اخلاقی نصیحت یا سزا سے اس عادت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اسے کسی ہمدرد ڈاکٹر یا ناصح کی ضرورت ہے۔ جو بڑی ہمدردی سے اس کی تکلیفوں کو سنے۔ اور اگر خود مریض بھی پُر خلوص طریقے سے اس عادت کو چھوڑنا چاہے تو یہ

ناممکن کام ممکن ہو سکتا ہے۔ وہ تمام نوجوان جو اس عادت سے بدحال ہو چکے ہیں اور بالکل مایوس ہو گئے ہیں ان کو ہمت ہارنا نہیں چاہیے۔

اس عادت کے فرد فرد پر جداگانہ اثرات ہوتے ہیں۔ کچھ مریض تو ایسے ہوتے ہیں جو کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے اور اس عادت کو اپنائے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر کثرت خود لذتی کے حقیقی اثرات ظاہر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس کی روک تھام کی کوشش کریں۔ یہ عادت ان اشخاص پر سب سے زیادہ برے اثرات ڈالتی ہے۔ جو اپنی اس عادت کو حد سے زیادہ چھپانے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شرمندہ اور پریشان بھی ہوتے رہتے ہیں۔

ہیبت ناک اثرات اتنے گہرے اتر جاتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یا تو وہ پاگل ہو جائیں گے یا مفلوج ہو کر رہ جائیں گے وہ اپنے آپ کو ہر بات کے لئے نااہل سمجھتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں سے دور بھاگتے ہیں اور وہ ایک دن یقیناً ذلت کی زندگی گزارتے ہیں یا اکتا کر خود کشی کر لیتے ہیں۔ ایسے افراد کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کو خود ساختہ ذلت و قنوطیت کی دنیا سے نکالیں اور اس عادت کے باعث جذبات پر مرتب ہونے والے گہرے اثرات کو واضح کریں اور بتائیں کہ وہ تنہا اس عادت میں مبتلا نہیں ہیں اور اس وقت اس کے تباہ کن اثرات پڑتے ہیں جبکہ وہ کثرت سے کی جائے اور اس کو ترک کیا جاسکتا ہے۔ انہیں یہ بھی سمجھانے کی ضرورت ہے کہ اس عادت کے جسمانی اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ اگر مریض یہ سمجھ گیا تو پھر وہ بہ آسانی خود اعتمادی پیدا کر سکتا ہے۔ جو اس کو ترک کرنے کا واحد علاج ہے۔

وہ ایک اور غلط فہمی کا شکار ہوتا ہے کہ اس کا چہرہ دیکھتے ہی لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ وہ کس مکروہ عادت کا شکار ہے۔ عام لوگ تو خیر الگ رہے خود ایک ماہر ڈاکٹر بھی چہرہ دیکھ کر اس کا پتہ نہیں لگا سکتا۔ ہاں اگر چہرے سے ناامیدی' تھکاوٹ برستی ہے اور انسان مرجھایا ہوا نظر آتا ہے تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ خود لذتی میں مبتلا ہے۔ یہ خیال ترک ہی کر دینا چاہئے کہ کوئی دیکھ کر اس کی عادت کو معلوم کر لے گا۔

اگر مریض میں خود اعتمادی پیدا ہو گئی تو اس کا احساس شرم ختم ہو جائے گا۔ ایسے مریضوں کو یہ بھی بتلایا جائے گا کہ اس عادت سے ان کی سماجی زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا تو ان کی ہمت اور بھی بڑھ جاتی ہے اور وہ زیادہ کامیابی سے عادت پر قابو حاصل کر لیتے ہیں اس طرح خود اعتمادی پیدا کرنے کے بعد ایسی دواؤں کا استعمال کرایا جا سکتا ہے جو ان کی جنسی خواہشات کو وقتی طور پر کم کر دیں اور آرام کی نیند سلا سکیں۔

لیکن ان دواؤں کی عادت نہیں ڈالنا چاہیے۔ جہاں تک عضوی خرابیوں کا تعلق ہے تو ان کے لئے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیے۔ دواؤں کی یہ امداد اس عادت کو چھڑانے میں بہت کم حصہ لیتی ہے اصل علاج تو صحیح نظریات کا قائم کرنا ہے۔ اور ان صحیح نظریات کو اس عادت کو چھڑا دینے کے قابل سمجھنے میں ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ مریض اگر پُر خلوص طریقہ سے کوشش کرے تو وہ اپنی عادت کو چھوڑ سکتا ہے۔ (سیکس اینڈ ہیلتھ بحوالہ جنسی زندگی)

عورتوں میں خود لذتی

مرد کی طرح عورتیں بھی جن مختلف طریقوں سے خود لذتی کرتی ہیں ان کا ذکر قبل ازیں بھی ہو چکا ہے۔ عورت اپنی انگلی کے ذریعہ یا دوسرے طریقوں سے جنسی تسکین کے حصول کی جو کوشش کرے ان سب کا وہی حکم ہے جو مردوں کی خود لذتی کا ہے' جن کی تفصیل گزر چکی ہے۔ البتہ عورت کی ان حرکتوں میں چونکہ مرد کے مقابلہ میں عمل کافی بڑھ جاتا ہے، اس لئے قیاس ہے کہ اس کی حرمت اور ممانعت بھی اسی نسبت سے بڑھی ہو گی۔

ڈاکٹر فہسر لیس مور کے مشاہدات

ڈاکٹر فہسر لیس مور کا کہنا ہے کہ خود لذتی میں ملوث:

۱۔ عورتوں کو بات بات پر غصہ آجاتا ہے۔

۔ ان کے چہرے کی رونق غائب ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر ایفل کے تجربات

ایسی عورتیں زود حس اور حساس ہو جاتی ہیں ان میں ہر چیز کی محبت غالب آ کر زندگی کو تنگ کر دیتی ہے۔ وہ اس طرح کہ یہ عورتیں ایک موذی چیز مثلاً سانپ کو دیکھتے ہی بہت زیادہ خوف زدہ ہو جائیں گی' لیکن مارنے کے سلسلے میں ان کی حس تبدیل ہو جائے گی لہٰذا خطرہ رہے گا کہ وہ سانپ زندہ بچ گیا تو کسی کو ڈس لے گا۔

ایسی خواتین میں ڈپریشن اور نفسیاتی امراض اتنے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ وہ شراب کے رسیا کی طرح روز بروز اپنے ذہنی دباؤ کو ختم کرنے کے لئے اس فعل کو بڑھاتی چلی جائیں گی حتیٰ کہ وہ ایسے رخ میں پہنچ جائیں گی جہاں سے نکلنا محال ہے۔

ایسی خواتین کو اکثر حمل نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے تو اسقاط ہو جاتا ہے بلکہ بعض خواتین کو رحم ورم ہو جاتا ہے اور مخصوص رطوبت رحم کم ہو کر مزید امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ (جنسی جوانی اور ہم)

مشت زنی کی مذمت اقوالِ اطباء کی روشنی میں

ملفوظ نمبر ﴿۱﴾: استاد الحکماء حکیم محمد عبد اللہؒ نے فرمایا کہ

مشت زنی جس کو عام فہم زبان میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہاتھ سے منی گرانا' اسی واسطے عربی میں استمنی بالید کہتے ہیں یہ بُری عادت جب کسی کو پڑ جاتی ہے تو اس کو چھوڑنا محال ہو جاتا ہے کیونکہ ہاتھ کی رگڑ کی وجہ سے پٹھے ذکی الحس ہو جاتے ہیں اور ان کو بار بار تناؤ ہوتا رہتا ہے اس لئے وہ اس جرم کے بار بار مرتکب ہوتے ہیں۔ اکثر لوگ اس کی برائی کو محسوس کرتے ہیں لیکن شیطانی وساوس کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ بس آج تو اس کام کو کر لوں پھر آئندہ کبھی نہ کروں گا۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ یہی سوچتے رہیں گے تو کبھی بھی اس کام کو نہ چھوڑ سکیں گے یاد رہے کہ مشت زنی

کرنے والا بے شمار بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے مجھے ان لوگوں پر شدید افسوس ہے جو چند منٹ کے مزہ کیلئے اپنی جوانی تباہ کر رہے ہیں۔ وہ جس فعل کو باعث لذت سمجھ رہے ہیں وہ دراصل لذت نہیں بلکہ بے شمار مصیبتوں کا پیش خیمہ ہے جس فعل کو کرنے سے آج وہ دو منٹ خوش ہوتے ہیں کبھی انکو یہی فعل سالوں رلائے گا۔ (کمزوری کا شرطیہ علاج)

ملفوظ نمبر ﴿۲﴾:

ڈاکٹر ایڈمس نے اپنی کتاب جنسی معلومات میں لکھا ہے!

کہ اپنے پیشے کی بدولت میں ایسے بوڑھوں کو جانتا ہو جن کی عمریں لگ بھگ پچھتر سال کی ہو چکی ہیں' اس کے باوجود ان کی جنسی قوت کسی ضعف کا شکار نہیں ہوئی۔ جب میں نے ان کی زندگی کے اس حیرت انگیز بھید کے بارے میں معلومات چاہی تو انہوں نے جواب دیا کہ مندرجہ ذیل خرابیوں سے انہوں نے ہمیشہ اپنی قوت اور توانائی کی حفاظت کی ہے:

۱۔ جوانی میں انہوں نے بدعادات یا پوشیدہ خصلت (مشت زنی) سے ہمیشہ اپنی حفاظت کی ہے۔

۲۔ جوانی کی حدود سے آگے بڑھ کر جب وہ مردوں کی عمر کو پہنچے تب بھی انہوں نے اپنے آپ کی سخت نگرانی کی یہی وجہ ہے کہ کبھی کمینہ پن اور نکمی خصلتوں کے کیچڑ میں لت پت نہیں ہوئے۔

۳۔ شادی کے بعد انہوں نے حد اعتدال کو برقرار رکھا۔ چنانچہ توانائی کے زعم میں حد سے آگے نہیں بڑھے' نہ ہی طویل عرصہ تک اس طاقت کو ذخیرہ کئے رکھا۔

۴۔ نشہ' الکوحل اور تمباکو نوشی (سگریٹ' حقہ' بیڑی وغیرہ) کا استعمال کبھی نہیں کیا۔

۵۔ مصنوعی طلاوں (المقلات الصناعیہ) کے استعمال کی حاجت انہیں کبھی نہیں ہوئی۔ اور اپنی بیوی سے انہوں نے ایسے وقت میں صحبت کی جب نفسیاتی

طور پر وہ اس کے لئے آمادہ تھے۔

اس کے بالمقابل وہ لوگ جلد بڑھاپے کا شکار ہوئے جنہوں نے اپنی جنسی توانائی اور جنسی خواہش کو دبائے رکھا اور ایک طویل مدت تک ہمبستری سے پرہیز کیا۔

میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جس نے پنتالیس (۴۵) سال کی عمر میں شادی کی اور چار سال کے عرصے میں یہ شخص نامرد ہو گیا۔ میرے پاس مشورہ کے لئے آیا تو میں نے سمجھ لیا کہ چار سال کے ازدواجی عرصے میں اسنے صرف دس بار صحبت کی ہے اور ہر مرتبہ وظیفہ زوجیت ادا کرنے میں اسے سخت تھکن اور بڑی اذیت لاحق ہوئی ہے۔

ملفوظ نمبر ﴿۳﴾ : علامہ ابن قیم جوزیؒ کا قول

علامہ ابن قیم جوزیؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب طب نبوی ﷺ میں لکھا ہے:

بدن کو چار چیزیں بیمار کرتی ہیں:

۱۔ کثرت گفتار

۲۔ زیادہ سونا

۳۔ زیادہ کھانا

۴۔ اور بکثرت جماع

کثرت گفتار سے دماغ کا مغز کم ہو جاتا ہے اور بڑھاپا جلد آجاتا ہے۔

زیادہ سونے سے چہرے پر زردی آجاتی ہے۔ دل اندھا ہو جاتا ہے اور آنکھ میں ہیجان برپا ہو جاتا ہے۔ اور کام کرنے میں سستی چھائی رہتی ہے۔ اور جسم میں رطوبات زیادہ ہوتی ہیں۔

اور زیادہ کھانا معدہ کے منہ کو فاسد کرتا ہے۔ جسم کو کمزور لاغر بناتا ہے۔ ریاح غلیظ اور مشکل بیماریوں سے دوچار کرتا ہے۔

بکثرت جماع کرنے سے بدن لاغر ہو جاتا ہے' قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں اور بدن کے رطوبات خشک ہو جاتے ہیں۔ یہ اعصاب کو ڈھیلا کرتا ہے اور اس کے ضرر کا اثر سارے بدن کو پہنچتا ہے' بالخصوص دماغ کو تو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے کہ روح

نفسانی غیر معمولی طور پر تحلیل ہو جاتی ہے اور منی کے زیادہ اخراج کی وجہ سے اسمیں اکثر کمزوری پیدا ہوتی ہے اور کثرت جماع سے جوہر روح کا اکثر حصہ اس بے نکل جاتا ہے۔

جماع کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ جماع اس وقت کیا جائے:

۱۔ جبکہ خواہش غیر معمولی طور پر ابھرے۔

۲۔ ایسی لڑکی سے جماع کرنا مقصود ہو جو انتہائی جمیل و شکیل نوخیز ہو'

۳۔ اسی کے ساتھ حلال بھی ہو۔

۴۔ جماع کرنے والے کے مزاج میں حرارت اور رطوبت پورے طور پر ہو

۵۔ یہ اسی اندازے پر عرصے سے چلا آرہا ہو۔

۶۔ دل اعراض نفسانی سے بالکل خالی ہو۔

۷۔ نہ افراط جماع ہو اور نہ امتلاء مفرط ہو جسکی وجہ سے ترک جماع مناسب ہو۔

۸۔ نہ خالی پیٹ ہو اور نہ کسی استفراغ سے دوچار ہو۔

۹۔ نہ کوئی سخت محنت کی ہو اور نہ بہت زیادہ حرارت ہو۔

۱۰۔ نہ بہت زیادہ برودت ہو۔

جب کوئی شخص جماع کے وقت ان دس باتوں کو ملحوظ رکھے گا تو اس سے بہت نفع حاصل ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک بات مفقود ہوگی تو ضرر بھی اسی حساب سے کم و بیش ہوگا، اگر اکثر یا تمام باتیں مفقود ہوں تو پھر ایسے جماع سے تباہی مقدر ہے۔

(طب نبوی)

ملفوظ نمبر ﴿۴﴾: ہومیو ڈاکٹر علی اصغر چوہدری صاحب نے لکھا ہے

کہ مشت زنی کی وجہ سے جریان ہو جاتا ہے اور جریان کی وجہ سے درج ذیل بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں:

۱۔ دماغ کمزور ہو جاتا ہے' پڑھنے کو دل نہیں چاہتا اور پڑھنے کے باوجود کچھ یاد نہیں ہوتا۔

۲۔ بینائی کمزور ہونے لگتی ہے۔

۳۔ اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں' طرح طرح کے خوف طاری ہو جاتے ہیں' ذرا ذرا سی بات پر گھبراہٹ ہوتی ہے دل دھڑکتا ہے اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔

۴۔ چستی چالاکی ختم ہو جاتی ہے۔ چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے' بدن سست اور کمزور ہونے لگتا ہے۔ ذرا سی محنت مشقت پر بدن تھک کر چور ہو جاتا ہے۔

۵۔ کسی کام کو دل نہیں چاہتا۔

۶۔ ٹانگوں اور کمر میں درد ہونے لگتا ہے۔

۷۔ سستی اور اداسی چھا جاتی ہے۔

۸۔ مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔

۹۔ احساس کمتری طاری ہو جاتی ہے اور کسی سے آنکھ ملا کر بات کرنے کا حوصلہ نہیں رہتا۔

۱۰۔ مجلسوں میں جانے سے خوف سا محسوس ہوتا ہے۔

۱۱۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔

منی جوہر حیات ہے اس کے ضائع ہونے سے زندگی کا چراغ ٹمٹمانے لگتا ہے۔ اور اس کی روشنی کم ہونے لگتی ہے۔ (نوجوانوں کے جنسی مسائل اور ان کا حل)

نامرد ہونے کے وجوہات

ملفوظ نمبر ﴿۵﴾: استاد الحکماء حکیم محمد عبد اللہؒ نے لکھا ہے:

منی کے خراب کرنے والے بہت سارے اسباب ہیں جن کی وجہ سے نہ صرف منی خراب ہوتی ہے بلکہ چند ایک ایسے امراض لاحق ہو جاتے ہیں جن سے مرد در اصل مرد ہی نہیں رہتا۔ منجملہ ان کے میرے نزدیک تو جلق، اغلام اور کثرت جماع ہی تین

بڑے سبب ہیں۔ جن کے عالمگیر ہو جانے کی وجہ سے تقریباً پچانوے فیصدی انسان جریان احتلام اور سرعت انزال جیسے نسل کش اور تباہ کن امراض میں مبتلا ہو کر ضعف باہ جیسے خوفناک پنجے میں پھنس جاتے ہیں۔ (کمزوری کا شرطیہ علاج)

ملفوظ نمبر ﴿۹﴾: ابن قیم جوزیؒ نے طب نبوی میں لکھا ہے:

اور چار چیزیں بدن کو کمزور کرتی ہیں:

۱۔ بکثرت جماع کرنا۔

۲۔ ہمہ وقت رنج و غم کرنا۔

۳۔ نہار منہ کافی مقدار میں پانی پینا۔

۴۔ ترش چیزوں کا زیادہ استعمال۔ (طب نبوی)

کثرت جماع اور مُشت زنی

اطباء اور حکماء کا مشہور قول ہے کہ جماع کی کثرت انسانی صحت کے لئے بے انتہا مضر ہے! اس کی وجہ اخراج منی ہے بالکل اسی طرح مُشت زنی میں بھی کثرت سے منی کا اخراج ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مُشت زنی بھی کثرتِ جماع کی طرح مضر ہے! کیونکہ اس کی وجہ سے کثرت سے اخراج منی ہے! قارئین اس مذکورہ بالا نقطہ کو ذہن نشین کرتے ہوئے اب کثرتِ جماع سے متعلق درجِ ذیل مضمون کا مطالعہ فرمائیں۔

جماع ہی کا ایک ادب یہ ہے کہ آدمی اس کی کثرت اور زیادتی سے پرہیز کرے۔ معتدل اور متوازن مجامعت کا کوئی پیمانہ مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ صحت و تندرستی عمر کے تقاضے 'مزاج کے فرق اور جغرافیائی حالات اور آب و ہوا کے اختلاف سے مختلف افراد کے لئے یقیناً اس کے پیمانے مختلف ہوں گے لیکن انسان بہر حال انسان ہے اور اس کی قوتیں اور صلاحیتیں محدود ہیں۔ بیوی کے ساتھ آخری حد تک جنسی عمل ایک مشکل کام ہے۔ اس سے آدمی کا پورا نظام متاثر ہوتا ہے اور غیر معمولی طور پر اس کی قوت خرچ ہوتی ہے۔ دین و دنیا دونوں کے مفاد کا تقاضہ ہے کہ آدمی کی عمدہ صحت ہو۔ اسی صورت

وہ ان کے ہمہ جہتی مقاصد کو بروئے کار لاسکتا ہے۔ جماع کی کثرت اور اس سے غیر متوازن دلچسپی سے صحت کا متاثر ہونا لازمی ہے کہا گیا ہے کہ جو چند چیزیں بدن کو غیر معمولی طور پر کمزور کرتی ہیں ان میں ایک جماع کی زیادتی بھی ہے۔ (احیاء علوم الدین)

مجامعت کی کثرت سے زندگی کی جوت بجھ جاتی ہے۔ (زاد المعاد)

نفع بخش اور صحت افزاء مباشرت کے لئے دو مجامعتوں کے بیچ قابلِ لحاظ وقفہ ضروری ہے۔ (حوالہ سابق)

ہندوستان اور اس جیسے ملکوں کے لئے جہاں غربت وافلاس اور کمزوریٔ صحت کے لئے دوسرے اسباب عام طور پر موجود ہیں' اس سلسلے میں اور بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔

جماع کی کثرت سے جسم کو طرح طرح کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اس سے بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ بدن کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں۔ اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

انتڑیوں اور رگوں میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پورے بدن کو اس سے نقصان پہنچتا ہے۔ خاص طور پر دماغ سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے نتیجے میں روح نفسانی بڑی کثرت سے تحلیل ہوتی ہے۔ استغراق کی تمام صورتوں میں سب سے زیادہ کمزوری اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ روح کے جوہر اور اس کے مغز کو بڑے پیمانے پر جوڑ لیتا ہے۔ مجامعت کی زیادتی سے دوسرے امراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ رعشہ' فالج' تشنج' ضعف بصر۔ اس کے ساتھ ہی یہ چیز جسم کی تمام قوتوں کو کمزور کر دیتی ہے۔ حرارت عزیزی کو بجھاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی وجہ سے مباشرت کے راستے پھیل جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں یہ نقصان دہ فضلات کو قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ (حوالہ سابقہ)

جماع کی کثرت ہی سے ثقل سماعت' چکر' دردِ کمر' دردِ گردہ' کثرت پیشاب' ضعف معدہ اور ضعف قلب وغیرہ کے امراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ (بہشتی گوہر)

اس سلسلے میں کہا گیا ہے کہ جس کو ضعف بصر یا ضعف معدہ یا سینہ کا کوئی مرض ہو اس کے لئے خاص حد سے زیادہ جماع نہایت مضر ہے۔ (حوالہ سابقہ)

مسلمان معاشرے میں بھی یہ روحانیت بہت کم لوگوں کو میسر آسکتی ہے کہ کثرت جماع کے باوجود ان کی صحت اور قوت متاثر نہ ہو اور وہ اس کے مضر اثرات سے بالکل بچے رہیں۔

اس لئے عمدہ صحت اور حالات کے جائزے سے اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ احتیاط ہی آدمی کو اس کے تباہ کن اثرات سے بچا سکتی ہے۔

ڈاکٹر کیول دھیر نے یہ بات پورے یقین سے کہی ہے کہ مباشرت ہر روز ایک بار یا ایک سے زیادہ بار کی جائے یا کسی بھی وقفے کے بعد کی جائے اس سے انسان کی ذہنی و جسمانی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

یہ صحیح نہیں ہے۔ مباشرت میں آدمی کی قوت حیات غیر معمولی طور پر خرچ ہوتی ہے اور اس سے اس کا پورا نظام جسم متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو اپنی عمر اور صحت کے لحاظ سے اس کا پورا دھیان رکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ معتدل اور متوسط طریقے پر اس کی لذت سے کس حد تک لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ جنسی تحلیل کی کمزوری ذہنی کیفیت کے ساتھ روزانہ اور کثرت کے ساتھ بیوی سے چمٹے پڑے رہنے کو بھی طبی لحاظ سے نقصان دہ بتایا گیا ہے اس سے کثرت پیشاب اور سرعت انزال جیسے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ عام لوگوں کے لئے اس سلسلے میں احتیاط مفید ہے۔

(بحوالہ نظریۂ جنس)

چند مشاہدات

ایک صاحب کہنے لگے میں نے اپنی جوانی کے اٹھارہ سال بکثرت جماع کیا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ کہنے لگے میں نے میڈیکل بک میں پڑھا تھا کہ ایک جماع کے دوران زیادہ سے زیادہ 25 گرام منی انسانی جسم سے خارج ہوتی ہے۔ میں نے اس مقدار

کے لحاظ سے اٹھارہ سال کا حساب کیا تو میرے جسم سے تقریباً چار من پانچ کلو منی خارج ہو چکی تھی۔ اس کی وجہ سے جسم میں کیا کمی ہوئی وہ مندرجہ ذیل ہے:

☆ میں پہلے سارا دن اور رات گئے تک کام کرتا تھا' تھکتا نہیں تھا' لیکن اب تھک جاتا ہوں۔

☆ میں پہلے بہت خوبصورت تھا لیکن اب چہرے کی سفیدی' پیلاہٹ اور سیاہی میں بدل گئی ہے۔

☆ اس سے قبل میں اپنے آپ کو بہت طاقتور اور قوی مرد تصور کرتا تھا لیکن اب کمزور۔

مذکورہ مریض کو جب مناسب ادویات استعمال کرائی گئیں تو حیرت انگیز طریقے سے تندرست ہو گیا۔

فالج کا مریض:

ایک مریض کثرت جماع کا عادی تھا۔ حتیٰ کہ جس طرح کثرتِ جماع میں احتیاط نہیں کرتا تھا بالکل اسی طرح وہ غذا میں بھی احتیاط نہیں کرتا تھا۔ لیکن صورت حال یہ ہوئی کہ ایک دفعہ جماع کے بعد اے سی (A.C) والے کمرے میں لیٹا ہوا تھا کہ دائیں طرف فالج ہوا۔

مریض کے بقول ہم بستری کے فوراً بعد ٹھنڈا پانی پینا یا اے سی والے کمرے میں سونا میرا معمول تھا۔

یادداشت ختم:

ایک مریض نے بیان کیا کہ میری یادداشت بالکل ختم ہو گئی ہے۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ موصوف بہت زیادہ جماع کے عادی ہیں۔ جب انہیں جماع سے پرہیز کرایا گیا تو مریض کچھ عرصے بعد تندرست ہو گیا۔

جوڑوں کا درد:

ایک مریضہ جوڑوں کے درد میں مبتلا تھی۔ اس کی بہن نے خط لکھا کہ مریضہ کو ایک تکلیف جوڑوں میں درد کی ہے جبکہ میرے خیال میں دوسری تکلیف خواہش جماع کی کثرت کی ہے۔ کیونکہ مریضہ ہم بستری کی کثرت کی خاطر اب تک تین خاوند تبدیل کر چکی ہے لیکن مرد تھک جاتے ہیں اس کو اثر بھی نہیں ہوتا۔

معلوم ہوا کہ مریضہ کے جوڑوں کے درد کی وجہ دراصل خواہش جماع کی کثرت ہے۔ جب اس کے اس مرض یعنی خواہش جماع کی کثرت کا علاج کیا گیا تو مریضہ حیرت انگیز طریقے سے تندرست ہو گئی۔

مُشت زَنی کے نقصانات

پہلا نقصان: گناہِ کبیرہ میں مبتلا ہو کر جہنم کا ایندھن بننا۔

یاد رہے کہ (آئمہ کے نزدیک) مُشت زَنی گناہِ کبیرہ اور حرام ہے۔ اس فعل خبیث کے کرنے والے کو آپ ﷺ نے لعنتی اور جہنمی فرمایا ہے اور علماء نے لکھا ہے کہ لعنت سے مراد "البعد عن الرحمة" یعنی رحمت الٰہی سے دوری ہے اس سے پتہ چلا کہ جو شخص اس فعل کو کرتا ہے اس پر اللہ کی لعنت بھی ہے اور وہ رحمتِ الٰہی سے دور ہے اور جہنمی بھی ہے۔ الا یہ کہ مخلوق کو اپنے فعل پر ندامت پیدا ہو جائے اور وہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ معاف بھی فرمادے۔

دوسرا نقصان: شادی کے قابل نہ رہنا۔

ان نقصانات میں سے اہم ترین نقصان نامردی کا مرض ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نوجوان آدمی شادی کے لائق نہیں رہ جاتا اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص سے عورت نفرت ہی کرے گی جس کی وجہ سے ازدواجی سلسلہ برقرار نہیں رہ سکتا اور عورت درپردہ دوسرے مردوں سے دوستیاں پیدا کر لیتی ہے۔

اس طرح اس فعل خبیث کی وجہ مجلوق ہر وقت شرمندگی رہتی ہے اور گھر کے گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔

واقعہ: بندہ نے ایک واقعہ اپنے پیر و مرشد عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب سے سنا۔ ارشاد فرمایا کہ ایک نوجوان کثرت سے مُشت زنی کرتا تھا جس کی وجہ سے اس میں مردانہ قوت ختم ہوتی گئی پھر جب اس کی شادی ہوئی تو پہلی ہی رات کو اس کی نامردگی کی وجہ سے اسکی بیوی نے اس سے طلاق کا مطالبہ کر لیا!

مُشت زنی کے دوسرے نقصان پر حکیم الحکماء نے لکھا ہے:

بار بار منی کے نکلنے کی وجہ سے منی کا خزانہ بھی ذکی الحس ہو جاتا ہے اور اس کی قوت امساکیہ بالکل کم ہو جاتی ہے اسلئے جب کبھی پاخانہ کرتے وقت زور لگایا جائے تو فوراً چند ایک قطرے منی کے نکل پڑتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ ذرا سی رگڑ یا جماع کے خیال یا عورت سے بات چیت کرنے سے ہی منی نکل پڑتی ہے اس وجہ سے مجلوق شادی کے قابل نہیں رہتا۔

تیسرا نقصان: ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جانا

مُشت زنی کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اس خبیث فعل کی وجہ سے جسم آہستہ آہستہ گھل جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مجلوق ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جاتا ہے۔ اس وجہ سے مُشت زنی کرنے والے پر ہر وقت شرمندگی اور مایوسی کی کیفیت رہتی ہے۔

چوتھا نقصان: دماغ کا کمزور ہونا۔

جلق سے دماغ کو بہت جلد نقصان پہنچتا ہے کیونکہ جو اعصاب (پٹھے دماغ سے نکلتے ہیں وہ ذکی الحس ہونیکی وجہ سے بہت جلد کمزور ہو جاتے ہیں اور پھر وہ یہاں تک کمزور ہوتے ہیں کہ خواہ مرد عورت کیساتھ بھی لیٹا رہے تب بھی انتشار پیدا نہیں کر سکتے۔

علاوہ ازیں سر درد رہتا ہے۔ ذرا سا چلنے یا بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو جانے سے

آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ طرح طرح کے بُرے خیالات پیدا ہونے لگتے ہیں اور سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ بوقتِ انزال مرد کو لذت بہت کم آنے لگتی ہے۔

مزید کہ اس فعل کی وجہ سے حافظہ بھی کمزور ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مجلوق جو یاد کرتا ہے اس کو بھول جاتا ہے اور تھوڑا سا بھی پڑھنے کے بعد سر میں درد ہونے لگتا ہے یا آنکھوں میں بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔

پانچواں نقصان: اعضائے رئیسہ کا کمزور ہونا

علاوہ ازیں اس فعل بد کا سب سے بُرا اثر اعضائے رئیسہ پر پڑتا ہے اور بدن کے جوہر (منی) کو خارج کر دینے کی وجہ سے تمام اعضائے رئیسہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ چار ہیں۔ دِل، دماغ، جگر اور خصیتین گویا کہ ان چاروں اعضاء کی تندرستی سے بدنِ انسانی تندرست رہتا ہے اور ان میں ضعف یا کئی اور خرابی ہو جانے کی جہ سے تمام بدن خراب یا کمزور ہو جاتا ہے۔ جلق کی وجہ سے اِن چاروں اعضاء کو کیا نقصان پہنچتا ہے وہ نہایت مختصر اور درجِ ذیل ہے۔

چھٹا نقصان: جگر کا کمزور ہونا

جلق کی وجہ سے جگر بھی بہت جلد کمزور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ منی کے زیادہ خارج ہو جانے کی وجہ سے خون کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے جگر کو خون بنانے کے لئے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جو خون پیدا ہوتا ہے وہ منی بنانے میں صَرف ہو جاتا ہے اس لئے جگر کو پوری خوراک نہیں ملتی اِس وجہ سے جگر بہت جلد کمزور ہو جاتا ہے اور جالق (جلق لگانے والا) کے بدن میں خون کم ہونے کی وجہ سے اس کے بدن کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ نیز اس کی بھوک بند ہو جاتی ہے۔

ساتواں نقصان: خصیتین کا خراب ہونا

اس فعل بد کی وجہ سے یہ دونوں عضو بھی نہیں بچ سکتے چونکہ خون سے منی کو یہی عضو بناتے ہیں اس لئے اِس مضموم کام سے اِن کو بھی اپنا کام بار بار کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ

اکثر مواقع تو منی خام یا صرف خون ہی دینا پڑتا ہے۔ اس لئے کمزور اور ڈھیلے ہو کر لٹک جاتے ہیں اور ان میں تھوڑا درد بھی رہنے لگتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کے علاوہ معدہ‘ گردے‘ مثانہ پر بھی اِس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔ غرضیکہ انسان صحیح معنوں میں زِندہ دَر گو بن جاتا ہے۔ بلکہ بعض واقعات اور مُشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی اشخاص تو اس فعل بد سے اچانک مر گئے اور بعض شخصوں کو جُنون‘ مالیخولیا‘ رعشہ جیسے خوفناک اَمراض چمٹ گئے۔ لہٰذا پکار پکار کر کہا جاتا ہے کہ بھائیو! اس فعل سے بچو اور اپنے آپ کو ہلاکی میں نہ ڈالو ورنہ تمام عمر پچھتاؤ گے۔ اپنے بچوں کا خاص طور پر خیال رکھو۔ اِن کو خراب عادت لڑکوں کے ساتھ نہ ملنے دو بلکہ دو بچوں کو ایک جگہ چھوڑ کر کبھی بھی بے پرواہ نہ رہو۔ ورنہ ضرور اس عادت کے مرتکب ہو کر اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیں گے۔

آٹھواں نقصان: قلب کا کمزور ہونا

دِل میں جلق جیسے بُرے فعل سے جب کچھ لذت پیدا ہوتی ہے تو اس وقت یہی نہیں کہ صرف منی نکل کر بس ہو جاتی ہے بلکہ ساتھ ہی ایک چیز اور بھی خارج ہو جاتی ہے جو کہ منی سے بی زیادہ قیمتی ہے۔ وہ حرارتِ عزیزی ہے چونکہ اس سے فاعل کو بار بار اس فعلِ بد کو کرنا پڑتا ہے اس لئے حرارتِ عزیزا تنی خارج ہو جاتی ہے جتنی اور پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ دِل کمزور ہو جاتا ہے بلکہ بعض کو خفقان اور غشی کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے پھر جب اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب میری اُن بدفعلیوں کا نتیجہ ہے جو اپنی بد قسمتی سے کر چکا ہے تو پھر اُس کو اِس کا غم ہوتا ہے۔ اِس سے اِس کے دل کو اور بھی نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے وہ کسی کی طرف نظر اُٹھا کر مارے شرم کے دیکھ نہیں سکتا کیونکہ وہ اپنے آپ کو گنہگار اور بد کردار سمجھتا ہے۔ اس کا دِل دھڑکتا ہے اور نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے انتشار کے وقت وہ خون کی صحیح مقدار عضوِ تناسل کی طرف نہیں بھیج سکتا۔ اِسی وجہ سے ضعفِ قلب کے مریض کو کامل انتشار نہیں ہوتا۔

نواں نقصان : سرعتِ انزال

ہاتھ کی رگڑ سے عضوِ تناسل کے رَگ و پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں اور ان میں خون کا دورہ بند ہو جاتا ہے۔ نیلی نیلی رگیں اُبھر آتی ہیں اور پھر عضوِ تناسل میں کمزوری اور ڈھیلا پن ہو جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ انتشار کے قابل ہی نہیں رہتا۔ نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ صرف فحش خیالات سے ہی منی نکل پڑتی ہے۔

دسواں نقصان: عضوِ خاص کا ٹیڑھا ہو جانا

اس فعل بد کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے مرد کا عضو خاص ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے مُباشرت میں مخلوق مرد و عورت صحیح طور سے لذت نہیں لے پاتے اور اس فعل کی وجہ سے عضو میں سختی کم ہو جاتی ہے۔ جماع کے وقت اُلجھن محسوس ہوتی ہے۔ عضو آگے سے موٹا اور پیچھے سے پتلا ہو جاتا ہے۔

گیارہواں نقصان: اِحتلام کی کثرت

مادہ منویہ فطری طور پر فوتوں میں پیدا ہوتا ہے اور منی کی تھیلیوں میں جمع ہوتا ہے۔ جب تھیلیاں بھر جاتی ہیں تو احتلام کی صورت میں مادہ منویہ خارج ہو جاتا ہے اگر اِنسان مباشرت نہ کرے یا مُشت زنی نہ کرے۔ اکثر نوجوان جب مُشت زنی شروع کرتے ہیں پھر جب ان کو کوئی بتاتا ہے کہ یہ بُری عادت ہے تو اس کو ترک کر دیتے ہیں۔ پھر ان کو احتلام ہونے لگتا ہے تو وہ اس سے اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ منی کے تھیلے یا تو مباشرت یا مُشت زنی سے خارج ہو جاتے ہیں اگر مُباشرت نہ کی جائے اور مُشت زنی بھی نہ کی جائے تو پھر رات کو احتلام کی صورت میں منی کے تھیلے منی کا اخراج کر دیتے ہیں۔

لوگوں کو احتلام میں پریشانی اس لئے ہوتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ منی بھی خون کی طرح کی کوئی چیز ہے جس کا جسم سے اخراج نہیں ہونا چاہیئے بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ منی کا ایک قطرہ خون کے سو قطروں سے بنتا ہے جو کہ بالکل غلط ہے۔ منی کا جسم سے اخراج

ہونا اسی طرح ضروری ہے جس طرح پیشاب کا خارج ہونا ضروری ہے اور یہ اخراج اتنا ہی بے ضرر ہے جتنا کہ تھوک کا خارج ہونا بے ضرر ہے۔

وجوہاتِ احتلام

محرک نظارے:

ان میں مہیج باہ لٹریچر کا مطالعہ ایسی فلموں سے لطف اندوز ہونا جن میں حسن و عشق کے ہیجان خیز مناظر کو نیم عریاں لباس میں پیش کیا گیا ہو۔ شوخ و شنگ لڑکیوں کی صحبت جو ہر نت نئی رنگ رلیوں کی تلاش میں رہتی ہیں وغیرہ شامل ہیں۔ اس قسم کی تفریحات سے آدمی کے ذہن پر شہوانی خیالات مسلط ہو جاتے ہیں جن کا ادنیٰ نتیجہ ذکاوت حس اور احتلام کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

غذاء میں نقص:

احتلام کے مریضوں میں نوے فیصد مریض ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے غذا کے متعلق قدرت کے سنہری اصولوں کی خلاف ورزی کی ہوتی ہے۔ وقت بے وقت اَچار، چٹنی، مرچیں اور دیگر چٹ پٹی چیزیں استعمال کرنے لگ پڑتے ہیں جن کے استعمال سے رطوبت معدی زیادہ پیدا ہونے لگتی ہے اور بالآخر معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ احتلام کا شاید ہی کوئی ایسا مریض ہو جس کے اعضائے ہضم صحیح ہوں محرک اور چٹ پٹی غذاؤں کے خلاف مغربی محققین نے بھی لکھا ہے "سائنس آف نیو لائف" کا فاضل مصنف لکھتا ہے کہ گوشت، مچھلی، انڈے، مرچیں، مصالحہ، تمباکو، چائے، قہوہ، چاکلیٹ اور نفیس میدے کی روٹی وغیرہ نظامِ تناسلی میں ہیجان پیدا کر دیتی ہیں۔ چائے، قہوہ، تمباکو، شراب اور گوشت یہ سب یا تو محرک ہیں یا منشی۔ کوئی بھی محرک یا منشی شئے اگر استعمال کی جائے تو وہ نظام عصبی میں بالعموم اور نظامِ تناسلی کے اعصاب میں بالخصوص ہیجان پیدا کرتی ہے اور فعلِ منعکسہ کی وجہ سے قاعدہ دماغ پر تحریک ہوتی ہے

جس سے شہوانی احساس بیدار ہوتا ہے۔ اس شہوانی احساس کی بیداری سے شہوانی خواہشات کا ایک طوفان اُمنڈ آتا ہے۔ علاوہ ازیں نمکین، چٹ پٹی اور نفیس غذاؤں کی کثرت قبض پیدا کرتی ہے جس کو قدیم اطباء نے بجا طور پر اُم الامراض کا خطاب دیا ہے۔ کیونکہ احتلام کے علاوہ اس سے اور بھی سینکڑوں اَمراض پیدا ہوتے ہیں۔ (علاج احتلام)

جلق:

اس غیر فطری عادت کی وجہ سے مختلف جنسی غدود سے غیر طبعی طور پر افرازات کا ترشح بڑھ جاتا ہے۔ وہ افرازات ادعیہ منی میں اکٹھے ہوتے رہتے ہیں لیکن ادعیہ منی کی تھیلیاں بوجہ جلق کمزور ہو چکی ہوتی ہیں اور اِن کی قوت ماسکہ بھی کمزور ہو چکی ہوتی ہے اس لئے وہ اَب طبعی عرصہ تک مادۂ منویہ کو روکے نہیں رکھ سکتیں اس صورت میں اگر آدمی جلق بند کر دے تو اسے یقیناً احتلام ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ احتلام اسی رفتار سے ہوتا ہے جس رفتار سے کہ مریض کو پیشتر ازیں جلق لگا تا رہا ہو۔ نیز اس رفتار کا انحصار ادعیہ منی کی کمزوری پر بھی ہوتا ہے۔

جلق سے احتلام پیدا ہونے کی یہ بھی صورت ہے کہ ہاتھوں کی شدید رگڑوں سے حشفہ کی جنسی بلندیوں میں امتلاء الدم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے حشفہ غیر معمولی طور پر سرخ نظر آتا ہے اور ذکاوتِ حس کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے اَدنیٰ تحریک مثلاً کسی معمولی شہوانی خیال سے انتشار پیدا ہونے لگتا ہے۔ اِن حالات میں بھی جب جلق کی مذموم مشق جاری رکھی جاتی ہے تو منی کے بار بار کے اخراج کی وجہ سے خصیوں کو غیر نضج یافتہ اور ناقص منی ہی بذریعہ مجاری ادعیہ منی میں بھیجنا پڑتی ہے۔ اس طرح خصیوں کو زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے۔ جس سے وہ لاغر اور ضعیف ہو جاتے ہیں اور منی میں کماحقہ کیمیاوی تغیرات پیدا نہیں ہو سکتے جس سے رقت منی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ رقت منی اور ذکاوتِ حس ہی سے احتلام کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔

کثرتِ جماع:

جس طرح جلق سے مختلف جنسی غدود کے افرازات کا ترشح غیر طبعی طور پر بڑھ

جاتا ہے۔اسی طرح اُن آدمیوں کے جنسی غدود کے افرازات کا ترشح بھی عارضی طور پر بڑھ جاتا ہے جو ہر وقت پیکرانِ حسن و جمال کے گلے کا ہار بنے رہتے ہیں۔ایسے تیرہ بخت لوگوں کے اعضاء نسلی کمزور ہو جاتا ہے۔ پس ایسے آدمی کو اگر کچھ عرصہ کے لئے جماع میسر نہ آئے تو قوتِ ماسکہ کی کمزوری کی وجہ ے بہت جلد احتلام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔اس قسم کی صورتِ حال کافی عرصہ تک رہ سکتی ہے۔

مزمن قبض:

احتلام اور قبض کا ایک دوسرے سے چولی دَامن کا رشتہ ہے۔ عملی دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا احتلام کا مریض ہوگا جسے قبض کی شکایت نہ ہو اسی طرح احتلام غیر طبعی سے بھی قبض پیدا ہو سکتی ہے۔ قبض سے احتلام پیدا ہونے کا فلسفہ تو یہ ہے کہ ادعیہ منی مثانہ اور آنتیں ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اس لئے ان میں سے اگر کسی ایک کی حالت طبعی میں خلل پیدا ہو جائے تو اس سے لازمی طور پر دوسرے کے افعال میں بھی تھوڑا بہت نقص ضرور پیدا ہو جائے گا۔ مزمن قبض کے مریضوں کی آنتوں میں سخت فضلہ اِکٹھا ہو کر پڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے یہ آنتیں اپنی طبعی حالت سے کئی گنا زیادہ پھول جاتی ہیں۔اب نیند کی حالت میں خاص طور پر اگر آدمی کا مثانہ بھی پیشاب سے پُر ہو تو پیشاب سے پُر مثانہ اور فضلہ سے پھولی ہوئی آنتیں ادعیہ منی پر سخت دَباؤ ڈالتی ہیں جس سے ادعیہ منی سے مادہ منویہ کا اخراج ہو جاتا ہے۔ یہ ایک خالص میکانی عمل ہے۔ یہی عمل اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے جس وقت آدمی اپنے پیٹ کو غزا اور پانی سے ہڈی کی بندوق کی طرح بھر لیتا ہے اور فوراً بعد سو جاتا ہے۔

عدم صفائی:

عام جسمانی صفائی سے غفلت بھی کسی حد تک احتلام کی ذمہ دار ہو سکتی ہے مگر یہاں جس صفائی کا ذکر ہے وہ آلات تناسل اور خاص طور پر حشفہ کی صفائی ہے۔ حشفہ پر غشائے مخاطی سے ایک قسم کی رطوبت پیدا ہو کر جمی رہتی ہے اسے اگر روزانہ صاف نہ

کیا جائے تو پھر یہ بدبودار ہو جاتی ہے اور آلاتِ تناسل میں تحریک کا موجب بن جاتی ہے جس سے احتلام ہونے لگتا ہے۔

بارہواں نقصان: اعصاب کا کمزور ہونا

مُشت زنی کا ایک نقصان یہ ہے کہ اس فعل کی وجہ سے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے مخلوق مختلف اعصابی بیماریوں میں مبتلا رہتا ہے جن میں سے چند درجِ ذیل ہیں۔

اَنجانے خوف' وحشت' گھبراہٹ' مایوسی' چڑچڑاپن' تشویش' بیزاری' بوریت' وحشت ناک خواب ہاضمہ خراب' گیس کی پیدائش' بدہضمی' کمزور حافظہ' چکر' تھکاوٹ وغیرہ وغیرہ۔ آج کل تو ڈاکٹر اور حکماء ہائی بلڈ پریشر' دھڑکن' بلڈ شوگر تک کو اعصابی کمزوری کا نتیجہ بتاتے ہیں۔ آپ نے ہسٹریا کا نام سنا ہے۔ یہ مرض بھی اعصابی کمزوری کا نتیجہ ہے اس میں مریض یا مریضہ چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ جن آیا۔

تیرہواں: نقصان نفسانی اور عقلی نقصان:

نفسیات کے ماہرین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اِس عادت میں مُبتلا شخص بہت سے نفسیاتی اور خطرناک عقلی و دماغی اَمراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ مثلاً ذہول' نسیان' قوتِ ارادی کی کمزوری' حافظہ کی کمزوری' تنہائی اور گوشہ نشینی کی طرف میلان' حیا و شرم کا غلبہ' سستی کا احساس' نیز احساس کمتری وغیرہ۔

چودہواں نقصان: چہرے کی رونق کا ختم ہونا

اس فعل کی وجہ سے مریض مخلوق کے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے اور آنکھوں کے گرد حلقے پڑ جاتے ہیں اور چہرے کا نور و چمک دمک ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی مرد کے چہرے پر جو لالی ہوتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے اور پھر چہرہ پھیکا پھیکا سا لگتا ہے اور بعض کے چہرے پر خراش دار پھنسیاں نکل آتی ہیں۔

پندرہواں نقصان: مرض جریان کا پیدا ہونا

اِس فعلِ بد کا ایک نقصان یہ ہے کہ اس کی وجہ سے منی پتلی ہو جاتی ہے اور پھر مرض جریان پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بعض کو پیشاب میں قطرے آتے رہتے ہیں اور بعض کو صرف فحش خیال سے ہی قطرے آنے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایسے شخص کے لئے قطروں کی کثرت کی وجہ سے نماز پڑھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

سولہواں نقصان: تپ دق ہونا

اس فعل کی وجہ سے تپِ دِق (یعنی پرانا بخار) ہو جاتا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق جب ایک ہزار تپِ دِق (یعنی پرانے بخار) کے مریضوں کے اسبابِ مرض پر غور کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ 414 مُشت زَنی کے سبب' 186 کثرتِ جماع کے باعث اور بقیہ دیگر وجوہات کی بناء پر مبتلائے تپِ دق ہوئے تھے۔ 124 پاگلوں کا امتحان کرنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے 24 (یعنی ہر پانچواں فرد) اپنے ہاتھ سے منی خارج کرنے کی بناء پر پاگل ہوا تھا۔

سترہواں نقصان: جسم کا نظام درہم برہم ہونا

ایک بار یہ "فعل" کر لینے کے بعد پھر کرنے کو جی چاہتا ہے اگر معاذ اللہ دو' تین' بار کر لیا تو ورم آجاتا ہے اور عضو کی نرم و نازک رگیں رگڑ کھا کر دب کر سُست ہو جاتی ہیں اور پٹھے بے حد حساس ہو جاتے ہیں اور بالآخر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ ذرا بد نگاہی ہوئی' بلکہ ذہن میں تصور قائم ہوا اور منی خارج' بلکہ کپڑے سے رگڑ کھا کر ہی منی ضائع "منی" اس خون سے بنتی ہے جو تمام جسم کو غذا پہنچانے کے بعد بچ جاتا ہے۔ جب یہ کثرت کے ساتھ خارج ہونے لگے گی تو خون بدن کو غذا کیسے فراہم کرے گا؟ نتیجتاً جسم کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

اٹھارواں نقصان: ضعف بصری کا لاحق ہونا

انیسواں نقصان: ثقل سماعت: کم سننا' بہرہ پن

بیسواں نقصان: چکر

اکیسواں نقصان: رعشہ

بائیسواں نقصان: دردِ کمر

تیئیسواں نقصان: دردِ سر

چوبیسواں نقصان: ضعف معدہ

پچیسواں نقصان: پاگل پن

چھبیسواں نقصان: دِل کا غمگین ہونا

ستائیسواں نقصان: زنا کا تقاضہ پیدا ہونا

اس فعل کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ مجلوق کا دل شروع شروع میں ہاتھ کی رگڑ سے مزہ لیتا ہے حتیٰ کہ پھر یہ نوبت آجاتی ہے کہ مُشت زَنی کرنے والے کے دِل ودماغ میں زنا کے تقاضے پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں پھر ایسے شخص کو صرف مُشت زنی سے تسکین حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے جبکہ وہ زنا نہ کرے اور پھر ایسا شخص زنا کے دلدل میں دھنستا چلا جاتا۔

زنا کی مذمت قرآن کی روشنی میں

۱۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا صاف حکم ہے کہ:

ولاتقربوا الزنا انه كان فاحشة

اور تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ (بہت) بے حیائی ہے۔

(سورۃ الاسراء آیت ۳۲)

۲۔ دوسری آیت میں ہے کہ:

زنا کرنیوالی عورت اور زنا کرنے والے کو سو سو کوڑے مارو اور اللہ کے دین میں (حد میں) نرمی کوئی نہ کرے۔ (جبکہ شادی شدہ نہ ہو۔ اگر شادی کر کے زنا کیا تو ان کو سنگسار کرو) (سورۃ النور آیت ۵۲)

الا بالحق و لا یزنون و من یفعل ذلك یلق اثاماo (الفرقان:٦)

اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے' ہاں مگر حق پر اور نہ بدکاری کرتے ہیں اور جو شخص ایسے بُرے کام کرے گا تو اس کو سزا سے سابقہ پڑے گا۔

آیت مذکورہ کا انداز بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کفر و شرک اور قتل ناحق کی طرح زنا بھی عظیم الشان جرم ہے۔ ایسا گناہ ہے جو سوائے توبہ' ایمان اور عملِ صالح کے معاف نہیں ہوتا۔ خود اس آیت کے متصل یہ بیان ہے:

یضعف له العذاب یوم القیمة ویخلد فیه مهاناًo (سورہ الفرقان:٦)

کہ قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا چلا جاوے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل ہو کر رہے گا۔

قرآن کے ان الفاظ پر غور کیجئے اور سوچیئے کہ سزا کے ان ہولناک حالات سے دوچار کرنے والے جرائم میں ایک جرم زنا بھی ہے۔

زنا کی مذمت احادیث کی روشنی میں

شرک کے بعد بڑا گناہ زنا ہے

رسول کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

مامن ذنب بعدالشرك اعظم من عندالله من نطفه وضعها رجل فی رحم لایحل له (ابنِ کثیر۔ جلد:٣' صہ ٣٨)

شرک کے بعد کوئی گناہ اس نطفہ سے بڑھ کر گناہ نہیں ہے جس کو کوئی شخص کسی ایسے رحم میں رکھے جو شرعاً اس کے لئے حلال نہ تھا۔

شاید اسی بنیاد پر مسلمانوں میں مشہور بھی ہو گیا تھا کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا ہی ہے۔ ایک اور حدیث میں زنا ہی کے متعلق رسالت مآب ﷺ کی طرف یہ فقرہ جو منسوب کیا گیا ہے:

لایزنی الزانی حین یزنی وھو مومن...... ایا کم۔ ایا کم (مشکوۃ باب الکبائر)

زناکار جس وقت زنا کرتا ہے وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا...... بخوبی

اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کچھ نہیں تو کم از کم زنا کے وقت ایمان زانی کو چھوڑ کر جدا ہو جاتا ہے۔ گویا مومن' مومن رہتے ہوئے اس جرم کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔

بوقت زنا' ایمان کی حالت

ایک دوسری حدیث میں اس حدیث کی وضاحت بھی موجود ہے۔ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا:

اذا زنی العبد خرج منه الایمان نكان فوق راسه كا لظلة فاذا خرج من ذلك العمل يرج اليه (الایمان' مشکوٰۃ باب الکبائر)

بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس وقت ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور اس کے سر پر سایہ بن کر ہوتا ہے اور زانی جب فعل زنا سے فارغ ہوتا ہے تو ایمان اس کی طرف پلٹ آتا ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا۔ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یعنی اکبر الکبائر کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک بنانا' حالانکہ اُس نے ہی پیدا کیا اُس شخص نے پوچھا اس کے بعد کونسا کام؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالنا کہ وہ ساتھ کھائیگا۔ اس نے پوچھا۔ پھر کونسا؟ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا:

انی تزنی حلیلة جارج (بخاری باب اثم الزناۃ)

تیرا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔

حضور اقدس ﷺ نے زنا کی برائی مختلف پرایہ میں بیان کی اور چاہا کہ لوگ اچھی طرح اس کی برائی سے واقف ہو جائیں اور بدترین کام سے باز آجائیں۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "دوزخ میں لوگ زیادہ تر اپنے منہ اور اپنی شہوت کی بدولت ڈالے جائیں گے"۔

ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سب قیامت کی علامتیں ہیں:
(۱) علم کا اُٹھ جانا (۲) جہالت کا عام ہونا۔ (۳) شراب کا پینا (۴) زناکاری کا پھیل جانا (۵) اور یہ کہ مردوں کی تعداد کم پڑ جائے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ذمہ دار صرف ایک مرد باقی رہ جائے۔

زنا کی ہلاکتیں:

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ماظھر الربا والزنا فی قریۃ الا اذن اللہ باھلا کھا۔

(الجواب الکافی صہ ۲۲۰)

کسی بستی میں سود اور زنا جب پھیل پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بستی کی ہلاکت کی اجازت مرحمت فرمادیتا ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ زناکاری بھی آبادی کی ویرانی کا موجب بن جاتی ہے اور پوری آبادی کو برباد کرڈالتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا غضب اس آبادی پر مسلط ہو جاتا ہے جس میں زناکاری پھیل پڑتی ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفۃ المسلمین منتخب ہوئے اور بیعت عامہ ہو چکی، جس میں تمام مسلمان شریک ہوئے تو آپؓ منبر پر تشریف لائے اور بحیثیت خلیفہ پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔ جسمیں دوسری مہمات کے ساتھ آپؓ نے یہ بھی فرمایا تھا۔

"دیکھو جس قوم نے بھی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا چھوڑ دیا اللہ نے اسے ذلیل کردیا اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے خدا اسمیں مصیبت کو پھیلا دیتا ہے۔

پہلے خلیفۂ رسول ﷺ نے اپنے پہلے خطبۂ خلافت میں ان کلمات کو فرما کر "عفت و عصمت" کے متعلق اسلام کے جس نقطۂ نظر کو پیش کیا ہے' اس سے مسلمانوں کو سمجھنا چاہیئے کہ عروج واقبال کی زندگی کے تباہ کرنے میں سیاہ کاریوں کو کس حد تک دخل ہے گویا جو کچھ اب پیش آیا اسی کی پیشن گوئی مسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفہ نے کردی تھی۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے (طویل حدیث میں) فرمایا کہ رات مجھے دو آدمی ارضِ مقدسہ لے گئے (آگے فرمایا کہ) ہم تنور جیسی جگہ (جو اوپر سے تنگ نیچے سے کشادہ ہوتی ہے) کی طرف گئے تو وہاں آوازیں اور شور ہو رہا تھا۔ فرمایا: جب ہم نے اندر جھانک کر دیکھا تو اندر ننگے مرد اور ننگی عورتیں جب ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ آتا تو وہ چیختے ہیں پھر آخر میں فرمایا یہ مرد اور عورتیں وہ تھیں جو زنا کیا کرتے تھے۔

(رواہ البخاری' زواجر' ص ۲۲۰' ج ۲)

جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کی جماعت زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ چیزیں (نقصانات) ہیں تین دنیا میں تین آخرت میں۔ دنیا والی تین خصلتیں یہ ہیں:

(۱) زانی مرد و عورت کے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔

(۲) غربت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۳) عمر کم ہوتی ہے۔

اور آخرت میں پیش آنے والی تین چیزیں یہ ہیں:

(۱) اللہ کی ناراضگی

(۲) برا حساب

(۳) دوزخ کا عذاب (زواجر ص: ۲۱۸' ج: ۲)

جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان' ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتے ہیں۔ اور فرمایا کہ بیشک زنا کرنے والوں کی شرمگاہوں کی بدبو سے دوزخیوں کو تکلیف دی جائے گی۔ (رواہ البزاز' زواجر صہ: ۲۲۲' ج: ۲)

جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ ہمیشہ شراب پینے والا جو مرا اللہ تعالیٰ اس کو نہر غوطہ پلائیں گے۔ نہر غوطہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ زنا کرنے والیوں کی شرم گاہ سے چلی ہوئی نہر ہے ان کی بدبو سے دوزخیوں کو تکلیف دی جائے گی۔

(زواجر صہ ۲۲۳' ج: ۲)

جناب رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ (بار بار) زنا کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ بت

پرست۔ (رواہ الخرائطی وغیرہ زواجر صہ ۲۲۳ ج ۲)

جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کا دس عورتوں سے زنا کرنا اپنی پڑوسن کے ساتھ زنا کرنے سے ہلکا ہے۔ (رواہ احمد بسند رواۃ ثقات زواجر صہ ۲۲۳ ج:۲)

جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بیشک ابلیس زمین میں اپنا لشکر بھیجتا ہے اور ان سے یہ کہتا ہے کہ جو تم میں کسی مسلمان کو زیادہ گمراہ کرے گا سو اس کو میں تاج پہناؤں گا۔ تو (شام کو) ایک شیطان جا کر (کارروائی سناتے ہوئے) کہتا ہے کہ میں فلاں کے ساتھ مسلسل لگا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو وہ ابلیس کہتا ہے کہ یہ تو کوئی کمال نہیں وہ پھر کسی اور سے شادی کرے گا۔ پھر دوسرا (شیطان) آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں کے ساتھ مسلسل لگا رہا یہاں تک کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی ڈال دی۔ تو وہ ابلیس کہتا ہے کہ یہ تو تو نے کچھ نہ کیا وہ تو عنقریب صلح کرلیں گے۔ پھر ایک اور شیطان آکر کارروائی سناتا ہے کہ میں مسلسل زنا کروانے کی کوشش کرتا رہا یہاں تک انہوں نے زنا کرلیا۔ تو ابلیس کہتا ہے کہ یہ تو نے اچھا کیا۔ تو اس کو قریب کر کے تاج پہناتا ہے۔ نعوذ باللہ من شر الشیطان وجنودہ۔

(زواجر صہ ۲۲۵ ج:۲)

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آدمی کا اس عورت کے رحم میں نطفہ (منی) ڈالنا جو اس کے لئے حلال نہ تھی

(زواجر صہ ۲۲۵ ج:۲)

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک جس آدمی نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو (ایسے) زانی اور زانیہ پر اس اُمت کا آدھا عذاب ہوگا (دیا جائے گا)

(زواجر صہ ۲۲۵ ج:۲)

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے اپنا ہاتھ ایسی عورت پر رکھا جو اس کے لئے حلال نہ تھی (اور) شہوت کے ساتھ رکھا تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کی طرف بندھا ہوگا اور اگر اس نے عورت کا

بوسہ بھی لیا تو اس کے دونوں ہونٹ کٹ کر جہنم میں گریں گے اور اگر اس نے زنا بھی کر لیا تو قیامت کے دن اس کی ران (ٹانگ) بول کر گواہی دے گی کہ مجھ پر حرام کام کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ غصہ کی نظر سے دیکھیں گے تو اس کا چہرہ کا گوشت گر پڑے گا تو وہ کہے گا میں نے نہیں کیا تو زبان بھی بول پڑے گی۔ آگے اسی طرح تمام اعضاء کے بولنے کا ذکر ہے۔ (زواجر ص ۲۲۵، ج:۲)

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی محرم کے ساتھ اس قسم کی زیادتی کرے تو اس کو قتل کر دو۔ (رواہ الحاکم وصححہ زواجر ص ۲۲۶، ج:۲)

زنا باعثِ قحط بنتا ہے

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی قوم میں جب زنا پھیل جاتا ہے تو اسے قحط سالی کی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے اور جب رشوت کی گرم بازاری ہوتی ہے تو اس پر خوف طاری کر دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زنا قحط سالی اور مصائب کا باعث بنتا ہے جو بُرے کاموں کے بہت بھیانک نتائج ہیں اور جو قوم زناکاری میں مبتلا جاتی ہے وہ اللہ کی ناراضگی کو مول لے لیتی ہے۔ بُرے ماحول میں بسا اوقات قوم ایسی پاک دامن عورتوں کو بھی برائی کی طرف راغب کر لیتی ہے جو معصوم ہوتی ہیں۔ بُرے لوگ یا بُری عورت جب کسی اللہ والے کی بیٹی، بہن یا ماں کے ساتھ خدانخواستہ زبردستی کوئی حرکت کر بیٹھیں تو اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ یہ اللہ کا غضب مختلف وباؤں یعنی قحط سالی، آسمانی طوفانوں، غیرہ کی صورت میں نازل ہوتا ہے۔

زنا عذابِ الٰہی کو دعوت دیتا ہے

حاکم حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس بستی میں زنا اور سود پھیل جائے تو گویا اس بستی کے لوگوں نے اپنے لئے عذابِ الٰہی کو دعوت دیدی۔

قرآن پاک میں بے شمار ایسی سابقہ قوموں کا ذکر ہوا ہے جنہیں برائیوں کی وجہ سے عذاب ہوا۔ ان برائیوں میں ایک برائی یہ بھی تھی کہ وہ لوگ زنا کرتے تھے۔ زانی اور زانیہ اللہ کی ناراضگی مول لیتے ہیں اور خود کو اللہ کے عتاب اور عذاب کا مستوجب بناتے ہیں یاد رہے کہ جس قوم میں مجموعی طور پر زنا زیادہ ہو جائے اس پر ضرور کسی نہ کسی وقت اللہ کا عذاب نازل ہو جاتا ہے اور انفرادی طور پر بعض لوگ کثرت زنا کے باعث آفات اور مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

زانی پر اللہ کی لعنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور زمین بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہے۔ حتی کہ زانیوں کی شرم گاہوں کی بو جہنم والوں کو ایذاء دے گی۔

درجات زنا

زنا کا کبیرہ گناہ ہونا تو سب کو معلوم ہو گیا نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ زنا کے درجے مختلف ہیں۔

(۱) غیر شادی شدہ اجنبی عورت سے زنا کرنا۔ یہ کبیرہ گناہ ہے۔

(۲) اس سے بڑا گناہ یہ ہے کہ شادی شدہ اجنبی عورت ہو۔

(۳) اس سے بھی بڑا کسی محرم سے کرنا ہے۔

(۴) غیر کنواری سے زنا کرنا کنواری کیساتھ کرنے سے بھی بہت برا ہے۔ کیونکہ ان کی حدیں بھی مختلف ہیں۔

(۵) بوڑھے کا زنا جوان کے زنا سے زیادہ برا ہے کیونکہ اس کی عقل کامل ہو چکی ہوتی ہے۔

(٦) آزاد آدمی کا اور عالم کا زنا بھی غلام اور جاہل کے زنا سے بدتر ہے کیونکہ وہ دونوں کامل ہیں۔ (زواجر ص ۲٦٦ ج ۲)

بہر حال ان مختلف مذکورہ درجوں کا یہ مطلب نہیں کہ ان میں کوئی صغیرہ گناہ ہے بلکہ یہ تمام مذکورہ صورتیں حرام اور کبیرہ گناہ ہیں۔

گناہوں کے نقصانات

مشت زنی کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس گناہ کے مزید نقصانات کون کون سے ہیں اس کی وضاحت کیلئے درج ذیل مضمون پیش ہے۔

یوں تو گناہ کے نقصانات بے شمار ہیں مگر یہاں پر اختصار کی غرض سے چند نقصانات کو لکھا گیا ہے۔

پہلا نقصان - اللہ کی لعنت

بعض گناہ ایسے ہیں جن کی وجہ سے آدمی پر اللہ کی لعنت برستی رہتی ہے جیسا کہ بد نظری کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ لعن اللہ ناظر والمنظور الیہ بد نظری کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے اور بد نظری کروانے والے پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔ اور اہل لغت نے لکھا ہے کہ لعنت سے مراد اَلْبُعْدُ عَنِ الرَّحْمَةِ اللہ کی رحمت سے دوری۔ اب آپ خود سوچ لیں جس پر اللہ کی لعنت ہو اور جو رحمت الٰہی سے دور ہو گیا اس کا کیا بنے گا اور اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے کہ:

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جو کچھ فرمایا تھا اس میں ایک یہ بھی تھا کہ جب میری فرمانبرداری کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں تو برکت دیتا ہوں اور میری برکت کی انتہا نہیں ہوتی۔ اور جب میری نافرمانی کی جاتی ہے تو میں ناراض ہوتا ہوں اور جب ناراض ہوتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں (یعنی اس کو اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہوں) اور میری یہ لعنت سات پشتوں تک جاتی ہے (اتنی بڑی لعنت اس گھناؤنی لغزش کی وجہ سے ہوتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتے ہوں)۔
(عشق مجازی کی تباہ کاریاں (ابن جوزی))

دوسرا نقصان - سکون قلب کا چھن جانا

میرے عزیزو! جب انسان اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اس نافرمانی کی وجہ سے اس پر اللہ کی لعنت برستی ہے اس لعنت کی وجہ سے وہ رحمت الٰہی سے دور ہو جاتا ہے اور جو جو رحمت الٰہی سے دور کر دیا جاتا ہے اس کا قلب بے چین ہو جاتا ہے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ ﴾

جو شخص میری یاد سے اعراض کرتا ہے میرا نافرمان بن جاتا ہے مجھے بھول جاتا ہے تو:

﴿ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا ﴾

میں ضرور بضرور اسکی زندگی کو تلخ کر دونگا

بندہ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایسا شخص کھاتا تو کوفتے ہے لیکن اس کے دل و دماغ میں کوفت و پریشانی اور بے چینی گھسی رہتی ہے۔

حکیم الامت نے مَعِيْشَةً ضَنْكًا کی تفسیر فرمائی کہ گنہگاروں کی زندگی کس طرح سے تلخ ہوتی ہے:

(۱) انتقام سے ڈرتے رہتے ہیں کہ جس کے ساتھ گناہ کر رہا ہوں کہیں اس کے وارثین آکر انتقام نہ لیں۔

(۲) خوف افشائے راز۔ ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں کہ میرا یہ راز کہیں آؤٹ نہ ہو جائے، کسی کو پتہ نہ چل جائے۔

بقول بندہ کے پیر و مرشد کے جو لوگ اللہ کی نافرمانی میں سکون تلاش کرتے ہیں وہ انٹر نیشنل بے وقوف ہیں۔ آپ حضرات خود سوچیں کہ ایک شخص سمندر کی تہہ میں آگ تلاش کرے تو لوگ اسے کیا کہیں گے یہ شخص بڑا ہی بے وقوف ہے۔ اسی طرح جو لوگ اللہ کی نافرمانی میں سکون تلاش کرتے ہیں وہ بھی بڑے بے وقوف ہیں جیسے سمندر کی تہہ میں آگ کا ملنا ناممکن ہے ویسے ہی خدا کی قسم اللہ کی نافرمانی میں دائمی

سکون کا ملنا ناممکن ہے۔

ایک یورپین عورت نے خودکشی کرتے وقت ایک پرچہ میں لکھا کہ:
میں نے سکون کو حاصل کرنے کے لئے دنیا بھر کی تمام لذتوں کو درآمد کیا مگر مجھے سکون نہیں ملا اس وجہ سے میں خودکشی کر رہی ہوں۔

حضرت والا نے ایک مجلس میں الا بذکر اللہ الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے:

نگاہ اقربا بدلی مزاج دوستاں بدلا
نظر اک ان کی کیا بدلی کہ کل سارا جہاں بدلا

جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے سارا جہاں اس کا نافرمان ہو جاتا ہے۔ ایک اللہ والے بزرگ فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو میری بیوی بھی نافرمان ہو جاتی ہے، میرے بچے بھی مجھے ستاتے ہیں، میرا گھوڑا بھی خلاف چلتا ہے اور میرا گدھا بھی نافرمان ہو جاتا ہے۔ یہ وہ دنیاوی حکومت نہیں ہے کہ پاکستان میں جرم کرکے برطانیہ یا امریکہ میں جا کر سیاسی پناہ لے لی۔ اللہ کا مجرم کہیں سیاسی پناہ نہیں پا سکتا کیونکہ سارے عالم میں خدا ہی کی حکومت ہے، اسی کی زمین ہے اسی کا آسمان ہے۔ لہذا جلدی توبہ کر لو، معافی مانگ لو تب چین پا جاؤ گے۔ (امید مغفرت ورحمت ص ۱۷)

ہزاروں بار گناہ کرنے سے بھی سکون نہیں مل سکتا

کیا گناہ کرنے سے گناہ کے تقاضوں کو سکون مل سکتا ہے اور گناہ کی پیاس بجھ سکتی ہے؟ حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ:
اگر کوئی شخص دنیا بھر کے حسینوں پر بدنگاہی کر لے مگر صرف ایک حسین باقی رہ جائے اور اس بدنظر سے معلوم کیا جاوے کہ پیٹ بھر گیا یا اس باقی کو بھی پیش کر دوں تو یہی کہے گا کہ وہ بھی دکھا دو۔

تو معلوم ہوا کہ گناہوں سے سکون حاصل کرنا ایسا ہے جیسے کہ آگ میں آگ ڈال کر بجھانے کی امید کرنا۔ اور گناہ کر کے گناہ کے تقاضوں میں سکون کی امید کرنا ایسا ہے جیسے پائخانہ کو پیشاب سے دھو کر طہارت کی امید کرنا۔ چنانچہ شہوت پرست اور صورت پسند لوگوں کی زندگی غور سے دیکھئے تو بہت ہی پریشان کن، بے چین، بے سکون، بے نیند و بے آرام نظر آئے گی۔

برعکس اہل ذکر، اہل اللہ کی صحبتوں میں بیٹھنے والوں کو کیسی پر سکون زندگی اور آرام کی نیند نصیب ہے۔ (اشغال معرفت)

ملفوظ

حکیم الامتؒ نے فرمایا کہ گناہوں کی آگ خدائی آگ ہے جس کی خاصیت یہ ہے نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ۔ یہ اللہ کی آگ ہے روشن کی ہوئی کہ دلوں تک اپنا اثر داخل کر دے گی۔ اس کا اصل محل قلب ہے اور دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ گنہگار کا دل بے چین رہتا ہے۔ اس کو راحت و چین نصیب نہیں ہوتا۔ گناہ سے دل ضعیف اور کمزور ہو جاتا ہے جس کا تجربہ نزول حوادث کے وقت (یعنی مصیبتوں کے نزول میں) ہوتا ہے کہ متقی اس وقت مستقل مزاج ہوتا ہے اور گنہگار حواس باختہ ہو جاتا ہے۔ (کمالات اشرفیہ، روح کی بیماریاں اور ان کا علاج حصہ دوم)

احقر عرض کرتا ہے، گنہگار کو نہ موت آتی ہے نہ حیات سکھ کی پاتا ہے لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی کی زندگی جو دوزخیوں کی ہوتی ہے وہی دنیا ہی میں اس کی ہو جاتی ہے۔ اعمال دوزخ سے زندگی کا دوزخی کے مثل بننا اور اعمال جنت سے دنیا ہی میں زندگی کا پر سکون ہونا یعنی مثل جنتی کے ہونا عقلاً اور تجربۃً مسلم ہے۔

حضرت برتاب گڈھی فرماتے ہیں ؎

اُف کتنا ہے تاریک گنہگار کا عالم
انوار سے معمور ہے ابرار کا عالم

(روح کی بیماریاں اور ان کا علاج)

تیسرا نقصان- دل کا سیاہ ہو جانے کی وجہ سے نیکی وبدی کی تمیز سے محروم رہنا

گناہوں کی کثرت کی وجہ سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اسی وجہ سے حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان پہلی مرتبہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ اس نقطے کی حقیقت کیا ہے اس کو تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ اور جب دوسرا گناہ کرتا ہے تو دوسرا نقطہ لگا دیا جاتا ہے، جب تیسرا گناہ کرتا ہے تو تیسرا نقطہ لگا دیا جاتا ہے، اگر اس دوران وہ توبہ کر لے تو یہ نقطے مٹا دئے جاتے ہیں، لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے بلکہ مسلسل گناہ کرتا رہے اور گناہ کرتا ہی چلا جائے تو آہستہ آہستہ وہ سیاہ نقطے اس کے پورے دل کو گھیر لیتے ہیں اور پھر وہ نقطے زنگ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور دل کو زنگ لگ جاتا ہے، اور جب دل کو زنگ لگ جاتا ہے تو اس کے بعد اس کے اندر حق بات ماننے کی صلاحیت ہی نہیں رہتی (فضائل اعمال)

پھر اس پر غفلت کا وہ عالم طاری ہوتا ہے کہ پھر گناہ کے گناہ ہونے کا احساس مٹ جاتا ہے اور گناہوں کے مفاسد کا ادراک اور احساس ختم ہو جاتا ہے، گویا انسان کی عقل ماری جاتی ہے۔

چوتھا نقصان - ظلمت اور تاریکی

چونکہ ہم لوگ گناہ کے ماحول کے عادی ہو چکے ہیں، اس وجہ سے ان گناہوں کی ظلمت اور کراہیت دلوں سے مٹ چکی ہے، ورنہ ہر گناہ میں ایسی ظلمت اور ایسی کراہیت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ صحیح ایمان کامل عطا فرمائے تو انسان اس ظلمت اور کراہیت کو برداشت نہ کر سکے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ غلطی سے کسی موقع پر حرام آمدنی کا ایک لقمہ منہ میں چلا گیا، جس کی وجہ یہ پیش آئی کہ ایک صاحب نے دعوت کی، ان کے یہاں کھانے کے لئے چلے گئے، بعد میں پتہ چلا کہ اس کی آمدنی حرام کی تھی، فرماتے تھے کہ دو مہینے تک اس حرام

لقمے کی ظلمت اپنے دل میں محسوس کرتا رہا، اور اس ظلمت کا نتیجہ یہ تھا کہ اس دو مہینے کے عرصے میں بار بار دل میں گناہ کے داعیے اور تقاضے پیدا ہوتے رہے۔ کبھی تقاضا ہوتا کہ فلاں گناہ کرلوں، کبھی تقاضہ ہوتا کہ فلاں گناہ کرلوں۔ یہ سب ایک گناہ کا اثر تھا اور اس کی ظلمت تھی۔ (دل کی دنیا)

پانچواں نقصان - مصیبتوں کا ہجوم

ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے نعمتیں سلب ہو جاتی ہیں اور بلاؤں اور مصیبتوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے فرماتے ہیں کہ نہیں نازل ہوئی کوئی بلا مگر بسبب گناہ کے اور نہیں دور ہوئی کوئی بلا مگر بسبب توبہ کے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ یعنی جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے اعمال کے سبب سے آتی ہے۔ صوفیاء کرام نے مصائب کی ۱۳ اقسام لکھی ہیں جس کی تفصیل قارئین 'باب صبر' میں آگے پڑھ لیں گے اس وجہ سے بندہ نے یہاں نہیں لکھیں۔

چھٹا نقصان - روزی سے برکت کا نکل جانا

گناہوں کا چھٹا نقصان یہ ہے کہ کثرت گناہوں کی وجہ سے روزی سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ پھر ہزاروں لاکھوں روپے بھی کم پڑتے ہیں۔ اسی وجہ سے حدیث میں آیا ہے:

اِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ

بندہ رزق سے محروم کر دیا جاتا جس کا سبب اس کا وہ گناہ ہوتا ہے جس سے اس نے توبہ نہ کی ہو۔

ساتواں نقصان - توبہ میں سستی آجاتی ہے

ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے توبہ کا ارادہ کمزور ہو جاتا ہے، یہاں تک بالکل توبہ کی توفیق نہیں رہتی اسی حالت میں موت آجاتی ہے۔ (اصلاحی خطبات)

آٹھواں انقصان - نیک لوگوں سے وحشت

کثرت گناہوں کا نقصان یہ بھی ہے کہ قلب میں ظلمت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نیک لوگوں سے وحشت سی ہو جاتی ہے اور جو شخص جتنا اللہ والوں سے دور رہتا ہے اتنا ہی اللہ سے دور ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے قلوب میں اہل اللہ کی عظمت رحمت عطا فرما دے، (آمین)۔

نواں انقصان - خوف خدا دل سے نکل جاتا ہے

ایک گناہ کرنے سے دوسرے گناہ کرنے کیلئے جرأت ہوتی ہے اس طرح پے در پے گناہوں سے خوفِ خدا اس کے دل سے نکل جاتا ہے اور گناہوں کے ارتکاب پر دلیر ہو جاتا ہے۔

دسواں انقصان - دونوں جہاں میں ذلت

گناہ کرنے سے دونوں جہان میں ذلت وخواری حصہ میں آتی ہے۔ عوام کی نظر میں وہ ذلیل وخوار ہو جاتا ہے اور اس کی ہدایت کے مواقع مفقود ہو جاتے ہیں۔

﴿مَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ﴾

اور جس کو اللہ ذلیل کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں

گیارھواں نقصان - حیاء کا ختم ہو جانا

کثرت گناہوں کی وجہ سے حیاء ختم ہو جاتی ہے اور جب حیاء ختم ہو جاتی ہے تو ان جو کچھ کر گزرے کم ہے۔ اس پر ایک واقعہ یاد آیا ایک مجلس میں ایک اللہ والے سے سنا کہ دار العلوم کے دار الافتاء میں ایک عورت کا فون آیا اس نے کہا:

میری بچی جوان ہو چکی ہے اور اسکا باپ اسکو بری نظر سے دیکھتا ہے۔ اب آپ بتلائیں ہم کیا کریں۔

ایسے ہی بنوری ٹاؤن میں ایک صاحب آئے کہنے لگے

مولانا میں نے اپنی بیٹی سے زنا کیا ہے اب آپ بتلائیں میں کیا کروں۔

بندہ کو ایک دوست نے بتلایا، جو یونیورسٹی میں پڑھتا ہے کہنے لگا کہ میں نے ایک میگزین میں پڑھا کہ:

یورپ میں ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ کپڑے ہی نہیں پہنتے۔ انکا مسلک یہ ہے کہ جب پیدا ہی ننگے ہوئے ہیں تو اب پہننے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ سب حیاء کے ختم ہونے کی نشانیاں ہیں۔ اسی طرح بندہ نے ایک کتاب میں پڑھا کہ یورپ میں ایک ایسا ہی طبقہ وجود میں آگیا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ:

بہن اپنے بھائی کے مزاج کو بہ نسبت دوسری عورت کے زیادہ سمجھتی ہے، لہٰذا جب گھر میں عورت موجود ہے تو پھر باہر سے عورت لاکر شادی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ چند واقعات بندہ نے اختصار کی غرض سے لکھے ورنہ تو آپ کو ایسے ہزاروں واقعات ملیں گے جن سے پتہ چلتا ہے کہ جب حیاء چلی جاتی ہے تو آدمی جو کچھ کرے وہ کم ہے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے الحیاء شعبۃ من الایمان حیاء ایمان کا شعبہ ہے۔

بارھواں نقصان - رحمت الٰہی سے مایوسی

ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی ہو جاتی ہے اس وجہ سے توبہ نہیں کرتا اور بے توبہ مرتا ہے۔ کسی شخص سے مرتے وقت کہا گیا کہہ لاالہ الا اللہ اس نے گانا شروع کیا 'تا تا تن تا' اور کہنے لگا کہ جو کلمہ مجھ سے پڑھواتے ہو اس سے مجھ کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ کوئی گناہ تو میں نے چھوڑا نہیں، آخر کلمہ نہ پڑھا اور رخصت ہوا۔ کسی اور شخص سے کلمہ پڑھوانے لگے، بولا اس کلمہ سے کیا ہوگا؟ میں نے کبھی نماز تک تو پڑھی نہیں وہ بھی یونہی مرا، کسی اور شخص کو کلمہ پڑھنے کو کہا، کہنے لگا میں تو اس کلمہ کا منکر ہوں اور چل دیا، ایک شخص نے یہ بیان کیا کہ کوئی میری زبان پکڑ لیتا ہے اَللّٰھُمَّ احۡفِظۡنَا۔ (جزاء الاعمال ص ۱۷)

تیرھواں نقصان - علمِ حقیقی سے محرومی

گناہ کا مرتکب ہونے والا علم کی دولت سے محروم رہتا ہے کیونکہ علم نورِ خدا ہے اور نورِ خدا گناہگار کو عطا نہیں کیا جاتا۔ اس سلسلے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی شاہد ہے۔

شکوت الیٰ وکیع سوء حفظی
فاوصانی الیٰ ترك المعاصی
لئن العلم نور من اله
ونور الله لا یعطی لعاصی

میں نے وکیع سے اپنی یادداشت کے کمزور ہونے کا شکوہ کیا تو انہوں نے مجھے گناہ ترک کرنے کی نصیحت کی کیونکہ علم اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور گنہگار کو عطا نہیں کیا جاتا۔

امام مالک نے امام شافعی کو وصیت فرمائی تھی۔

انی اری الله تعالیٰ قد القی علی قلبك نورا فلا تطفئه بظلمة المعصية۔

یعنی میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلب میں ایک نور ڈالا ہے سو تم اس کو تاریکی معصیت سے مت بجھا دینا۔

امام وکیع کا حافظہ بہت زیادہ تھا، کسی نے حافظہ کو قوی کرنے کا نسخہ پوچھا تو آپ نے فرمایا حافظہ کو قوی کرنے کا سب سے مجرب نسخہ گناہوں سے بچنا ہے۔

چودھواں نقصان - خدا سے وحشت ہونے لگتی ہے

کثرت گناہوں کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ گناہگار کو خدا سے وحشت ہونے لگتی ہے۔

پندھرواں نقصان

گناہ کرنے سے دنیا کی رغبت اور آخرت سے وحشت پیدا ہو جاتی ہے۔

سولھواں نقصان

آدمی طاعت سے محروم ہو جاتا ہے آج ایک طاعت گئی، کل دوسری چھوٹے گی پرسوں تیسری گئی یوں سلسلہ وار نیک اعمال چھوٹ جاتے ہیں۔

سترھواں نقصان

گناہ کرنے سے اللہ کی عظمت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

اٹھارواں نقصان

گناہ گار نیکی اور بدی کی تمیز سے محروم ہو جاتا ہے۔

انیسواں نقصان

گناہ گار فرشتوں کی دعا سے محروم ہو جاتا ہے۔

بیسواں نقصان

گناہ کا ایک نقصان یہ بھی ہے کثرت گناہ کی وجہ سے وہ گناہ دل، دماغ اور اعضاء میں رچ بس جاتا ہے یہاں تک کہ مرتے وقت بھی کلمہ کی جگہ اس گناہ کو یاد کرتا ہے چنانچہ ایک شرابی نے مرتے وقت کہا 'اللہ کے واسطے ایک پیسہ ایک پیسہ' اسی میں جان نکل گئی۔

بندہ نے چند نقصانات ہی پر کتاب کی طوالت کے خوف سے اکتفاء بہتر سمجھا اور کثرت گناہ کے اور بھی بے شمار نقصانات ہیں لیکن اہل عبرت کے لئے یہی کافی ہے۔

ہر گناہ کی دس برائیاں ہیں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دھوکہ میں نہ ڈال دے:

﴿ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا ﴾ (الانعام ۱۶۰)

جو شخص ایک نیکی لایا اس کو دس گنا بدلہ ملے گا اور جو ایک بدی لایا اس کا بدلہ اس کی مثل ہوگا۔

کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہے لیکن اس کے پیچھے دس برائیاں ہوتی ہیں:

(۱) جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ دلاتا ہے اور وہ اپنے غصہ کو استعمال کرنے پر قادر ہے۔

(۲) وہ ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے۔

(۳) وہ جنت سے دور ہو جاتا ہے۔

(۴) وہ دوزخ کے قریب ہو جاتا ہے۔

(۵) اس نے اپنے نزدیک کی سب سے پیاری شے اپنی جان کو اذیت پہنچائی۔

(۷) اس نے اپنے متعلقہ فرشتوں کو اذیت پہنچائی۔

(۸) اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے روضہ اقدس میں غمگین کیا۔

(۹) اسنے اپنی جان پر سب آسمانوں اور زمین اور سب مخلوقات کو نافرمانی کا گواہ بنایا۔

(۱۰) اس نے سب آدمیوں کی خیانت کی اور رب العالمین کی نافرمانی کی۔

(آنسوؤں کا سمندر ص۳۶)

علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دو کتابوں "الداء والدواء" اور "الفوائد" میں گناہوں کے متعدد نقصانات ذکر کئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ علم سے محرومی

۲۔ دل پریشان

۳۔ معاملات میں مشکلات

۴۔ بدن کی کمزوری

۵۔ نیک کاموں کی توفیق سے محرومی

۶۔ برکت کا خاتمہ

۷۔ دل کی تنگی

۸۔ گناہوں کی کثرت

۹۔ گناہوں کی عادت

۱۰۔ گناہ گار کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بے وقعت ہو جانا

۱۱۔ گناہ گار کی مخلوق خدا کے سامنے بے قدری

۱۲۔ جانوروں کا اس پر لعنت کرنا

۱۳۔ گناہوں کی نحوست کا چہرے پر چھا جانا

۱۴۔ دل پر مہر لگ جانا

۱۵۔ دعا قبول نہ ہونا

۱۶۔ زمین اور سمندروں میں خوف وہراس کا پھیل جانا

۱۷۔ غیرتِ انسانی سے محرومی

۱۸۔ حیاء کا خاتمہ

۱۹۔ نعمتوں کا خاتمہ

۲۰۔ مشکلات کی یلغار

۲۱۔ دل پر غیر محسوس قسم کا رعب طاری رہنا

۲۲۔ شیطان کے شکنجے میں رہنا

۲۳۔ دنیا میں بدترین انجام

۲۴۔ آخرت میں عذاب سے دوچار ہونا۔

ان نقصانات کو جب بندہ پہچان لے گا اور انہیں دل سے تسلیم کر لے گا تو وہ گناہوں سے مکمل طور پر دور ہو جائے گا۔

گناہوں کی وجہ سے دنیا کے نقصانات

ابن مجرؒ نے گناہوں کے ۲۴ نقصانات لکھے ہیں جن کو بندہ نے یہاں نقل کیا ہے۔ اس کتاب و مقالہ لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ آدمی گناہ

کر کے دنیا کے بھی بہت سے نقصانات کر بیٹھتا ہے۔

☆ علم سے محروم رہنا۔
☆ روزی کم ہو جانا۔
☆ خدا کی یاد سے وحشت ہو جانا۔
☆ آدمیوں سے وحشت ہو جانا خاص کر نیک آدمیوں سے۔
☆ اکثر کاموں میں مشکل پڑ جانا۔
☆ دل میں صفائی نہ رہنا۔
☆ دل میں اور بعض دفعہ پورے بدن میں کمزوری ہو جانا۔
☆ طاعت سے محروم رہنا۔
☆ عمر گھٹ جانا۔
☆ توبہ کی توفیق نہ ہونا۔
☆ کچھ دنوں میں گناہوں کی برائی دل سے جاتی رہنا۔
☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک ذلیل ہو جانا۔
☆ دوسری مخلوق کو اس سے نقصان پہنچنا اور اس وجہ سے اس پر لعنت کرنا
☆ عقل میں فتور ہو جانا۔
☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا۔
☆ فرشتوں کی دعا سے محروم رہنا۔
☆ پیداوار میں کمی ہونا۔
☆ شرم وحیا کا جاتا رہنا۔
☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بڑائی اس کے دل سے نکل جانا۔
☆ نعمتوں کا چھن جانا۔
☆ بلاؤں کا ہجوم ہو جانا۔
☆ اس پر شیطان کا مقرر ہو جانا۔
☆ دل کا پریشان رہنا۔

☆ مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا۔

ابو طالب مکی ؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب 'قوت القلوب' میں گناہوں کے نقصانات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ 'بعض سلف' کا فرمان ہے کہ:

''صرف چہرہ کا سیاہ ہونا اور مال کا کم ہونا ہی لعنت نہیں ہے بلکہ اصل لعنت یہ ہے کہ انسان ایک گناہ سے فارغ ہو کر اس جیسے یا اس سے بڑے گناہ میں جا پڑے''

اس کی وجہ یہ ہے کہ لعنت کا مطلب ہے دور کرنا اور بعد ہو جانا۔ اب جب وہ طاعت خداوندی سے مسترد ہوا اور نیکیوں سے دور ہوا اور ان کی توفیق سے محروم ہوا تو وہ ملعون ہے۔

ہم نے آغاز کلام میں ایک حدیث نقل کی تھی:

''گناہ کی وجہ سے بندہ روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے''

اس کے معنی میں بتایا گیا کہ وہ حلال سے محروم کر دیا جاتا ہے اور نافرمانی میں پڑنے کی وجہ سے اسے نیکی کی توفیق نہیں ملتی۔ ایک قول کے مطابق یہ وضاحت کی گئی کہ وہ علماء کی مجلس سے محروم ہو جاتا ہے اور اہل خیر کی مجلس میں بیٹھنے کے لئے اس کو شرح صدر نہیں ہوتا۔

حضرت ابو سلیمان درانی ؒ فرمایا کرتے:

'' احتلام بھی ایک سزا ہے''

اور فرمایا: ''جب بھی کسی کی باجماعت نماز فوت ہو تو وہ کسی گناہ کے باعث ہی فوت ہوتی ہے، چنانچہ مراتب کی رفعت کے مطابق ہی ایسی دقیق سزائیں ملتی ہیں۔

روایات میں ہے:

''تم پر تغیر زمانہ کا باعث تمہارے اعمال کی خرابی ہی ہے''

حدیث میں ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

''جب بندہ میری طاعت پر اپنی شہوت کو ترجیح دیتا ہے تو میں اس کے ساتھ ادنیٰ برتاؤ یہ کرتا ہوں کہ اسے اپنی مناجات کی لذت سے محروم کر دیتا ہوں''

یہ اہل معاصی کی سزا ہے اور اگر نافرمانی کے مواقع میں نافرمان کے چہرے پر قلبی تغیر ظاہر ہو جائے تو اس کا سارا چہرہ سیاہ پڑ جائے مگر اللہ تعالیٰ ستار و حلیم ہے اور اس کیفیت کو قلب میں ہی چھپا رکھا ہے اور اس کا اثر ہوتا رہتا ہے۔ گناہ گار پر پردہ حائل ہو جاتا ہے۔ ذکر الٰہی، طلب خیر، نیکی اور بھلائی سے محروم و غافل ہو کر رہ جاتا ہے اور یہ بات سب سے بڑی سزا ہے۔

گناہ گار کی دنیا اور ابرار کی دنیا

گناہ گار کی زندگی نہایت بے سکون اور تلخ ہوتی ہے، جیسا کہ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے جو مجھ کو بھلا دیتا ہے میں اس کو نہایت تلخ (کڑوی) زندگی دیتا ہوں:

﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا ﴾

اور جو لوگ حق تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں ان کے لئے وعدہ ہے:

﴿ فَاِنَّ لَهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً ﴾

مومن صالح اعمال والے کو حق تعالیٰ نہایت بالطف زندگی عطا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے خاص بندے جو صالحین کہلاتے ہیں قلیل دنیا کے ساتھ بھی سکون سے جیتے ہیں اور فاسقین نافرمان بندے کثیر دنیا کے باوجود بے سکون رہتے ہیں ۔

اف کتنا ہے تاریک گناہ گار کا عالم
انوار سے معمور ہے ابرار کا عالم

(مولانا محمد احمد صاحب)

محبت الٰہی سے لبریز اکابرین کی تصدیق شدہ چند کتابیں

پسند فرمودہ: عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

تقریظ : شیخ الحدیث مولانا مفتی نظام الدین شامزی صاحب مدظلہ تعالیٰ

مؤلف : مولانا محمد ارسلان بن اختر میمن

(۱)...... اللہ تعالیٰ بندوں سے کتنی محبت کرتے ہیں؟

❁ محبت الٰہی پر لکھی جانیوالی پہلی مفصل کتاب کی ایک کوشش ❁ (۲۹) اسماء الحسنیٰ کی عاشقانہ شرح ❁ محبت الٰہی سے متعلق قرآنی آیات و (۷۷) احادیثِ مبارکہ و (۱۶۰) اقوال صوفیاء اور (۲۸) واقعات ❁ معرفتِ الٰہی و قربِ الٰہی سے متعلق قرآنی آیات واحادیث (۲۴) اقوال صوفیاء

(۲)...... اللہ کے عاشقوں کی عاشقی کا منظر

ولی اور ولایت کی حقیقت آیات واحادیث اقوال صوفیا کی روشنی میں ❁ عشق الٰہی کی حقیقت واہمیت پر صوفیاء کے (۵۶) اقوال ❁ عشق حقیقی پر آیات واحادیث اقوال صوفیاء ❁ عشاق حقیقی کے عشق پر (۷۰ واقعات) عشق الٰہی کے اثرات ❁ عشق الٰہی کی حقیقت ❁ عاشقوں کے آنسو ❁ عاشقوں کی موت وقبر کا منظر ❁ عشقِ مجازی کی مذمت پر (۳۰) واقعات

(۳)...... حصولِ ولایت اور محبتِ الٰہی کے ذرائع

❁ ولی اور ولایت کی حقیقت آیات واحادیث واقوال صوفیاء کی روشنی میں ❁ کیا ولی سے گناہ ہوتا ہے کہ نہیں؟ ولی کو اپنی ولایت کا پتہ چل جاتا ہے؟ ❁ اقسام ولایت وعلامت ولایت ❁ کرامت وکشف والہام کی حقیقت ودلائل قرآن وحدیث واقوال صوفیا کی روشنی میں ❁ حصولِ محبت الٰہی کے ۸ ذرائع واسباب کی اثرانگیز تحقیقی مع تفصیل

(۴)...... وجوہاتِ محبت (بندے کی اللہ سے محبت کی (۵) اہم وجوہات مع تفصیل

❁ انسانی جسم کے عجائبات پر اہم مضمون ❁ انسانی کمپیوٹر پر 'قدرتی دوربین کے نظام پر' ٹیلیفون کے نظام پر' ناک کے نظام پر' ذائقے کے نظام پر 'دل' پتے اور ہڈیوں کے نظام پر خون بنانے اور صاف کرنے کے نظام اور عجائبات پر غور وفکر ❁ انسانی جسم پر اللہ کے (۹) عجیب وغریب انعامات پر غور وفکر۔

(۵)...... گناہوں کا سمندر اور رحمتِ الٰہی کی وسعت

❁ حصہ اول حقیقت توبہ ❁ درسِ توبہ واستغفار قرآن وحدیث اور اقوالِ صوفیا کی روشنی میں ❁ تائب سے اللہ کتنی محبت کرتے ہیں؟ ❁ واقعات توبہ 'توبہ نہ کرنے کی وجوہات ❁ شرائط توبہ' علامات توبہ' اقسام توبہ' چند گناہ کبیرہ مع تفصیل ❁ حصہ دوم اسماءِ رحمت کی عاشقانہ شرح ❁ درسِ رحمت قرآن وحدیث اور اقوال صوفیاء کی روشنی میں ❁ رحمتِ الٰہی کے (۷۰) واقعات۔

(۶)...... نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کے طریقے:

❁ حقیقت خشوع وخضوع قرآنی آیات واحادیث مبارکہ اور اقوالِ صوفیاء مع واقعات کی روشنی میں ❁ بغیر خشوع وخضوع کے بغیر نماز ہوتی ہے کہ نہیں؟ ❁ نماز میں خشوع وخضوع حاصل کرنے کے ۱۶ محققانہ طریقے

(۷)...... علاماتِ محبت (پسند فرمودہ: حکیم العصر حضرت مولانا یوسف لدھیانوی صاحبؒ)

❁ اللہ کی بندوں سے محبت کی ۳۰ علامات قرآنی آیات واحادیث مبارکہ اور اقوالِ صوفیاء کی روشنی میں ❁ حصولِ محبت الٰہی کے ذرائع کا مجموعہ ❁ اللہ کے دوستوں کی صفات کا مجموعہ ❁ ۲۰۰ مستند اصلاحی کتابوں کا خلاصہ

(۸)...... جوانی کو ضائع کرنے کے نقصانات:

❁ مشت زنی کی مذمت پر لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب ❁ نوجوان نسل کے لئے انتہائی مفید تحفہ

(۹) قرآن کے سائنسی انکشافات پر غور وفکر
(۱۰) مخلوقاتِ خداوندی پر غور وفکر
(۱۱) اللہ کے دوستوں کی صفات
(۱۲) وجود باری تعالیٰ کے دلائل
(۱۳) اللہ سے تعلق قائم کرنے کا طریقہ
(۱۴) حصولِ قرب الٰہی کا طریقہ
(۱۵) حصولِ معرفت الٰہی کا طریقہ
(۱۶) سکونِ قلب حاصل کرنے کا طریقہ
(۱۷) ہم کس کو ملتے ہیں
(۱۸) گناہوں سے بچیئے اللہ کے محبوب بنیئے
(۱۹) اللہ کے نزدیک بہتر بننے کا نسخہ
(۲۰) حصولِ محبت الٰہی میں ذرائع رکاوٹ
(۲۱) ہم جنس پرستی (فعل قوم لوط) کے نقصانات
(۲۲) جوانی کی حفاظت کے طریقے (علاج خود لذتی)